

الصلوة والسلام عليك يا نور الله



فضائل اہل بیت

تصنیف

شیخ القرآن

ناظم مفتی غلام سرور قادری

عمدة البیان پبلشرز لاہور



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

ترجمہ ہے: اے محمدؐ کے گھر والو! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کرے
اور تمہیں خوب صاف تمیز کرے (الاحزاب)

توضیح القرآن

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

از پیر طریقت

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

ناشر

عمدة البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور

حسن ترتیب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	عرض ناشر	7
2	الاحادیث	8
3	تعارف مصنف	9
4	آغاز کتاب فضائل اہل بیت	21
5	اہل بیت کون؟	22
6	حدیث نمبر 1	25
7	حدیث نمبر 2	27
8	حدیث نمبر 3	28
9	حدیث نمبر 4	29
10	حدیث نمبر 5	31
11	حدیث نمبر 6	32
12	حدیث نمبر 7	34
13	حدیث نمبر 8	35
14	حدیث نمبر 9	37

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب فضائل اہل بیت

نام مصنف پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

صفحہات 96

تعداد 1100

طبع دوم

سن اشاعت 2007ء 1428ھ

ڈیزائننگ طیب گرافکس

کمپوزنگ محمد شاہد قادری

بدیہ 60 روپے

ناشر

عمدة البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

سینٹرل سکرش مارکیٹ C/O جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور

042-8428922-0300-4826678-0300-7991693

38	حدیث نمبر 10	15
39	حدیث نمبر 11	16
41	حدیث نمبر 12	17
42	حدیث نمبر 13	18
43	حدیث نمبر 14	19
44	حدیث نمبر 15	20
45	حدیث نمبر 16	21
46	حدیث نمبر 17	22
47	حدیث نمبر 18	23
48	حدیث نمبر 19	24
49	حدیث نمبر 20	25
50	حدیث نمبر 21	26
51	حدیث نمبر 22	27
52	حدیث نمبر 23	28
53	حدیث نمبر 24	29
54	حدیث نمبر 25	30
55	حدیث نمبر 26	31

56	حدیث نمبر 27	32
57	حدیث نمبر 28	33
58	حدیث نمبر 29	34
59	حدیث نمبر 30	35
60	حدیث نمبر 31	36
61	حدیث نمبر 32	37
62	حدیث نمبر 33	38
63	حدیث نمبر 34	39
64	حدیث نمبر 35	40
65	حدیث نمبر 36	41
66	حدیث نمبر 37	42
67	حدیث نمبر 38	43
68	حدیث نمبر 39	44
69	حدیث نمبر 40	45
70	حدیث نمبر 41	46
71	حدیث نمبر 42	47
72	حدیث نمبر 43	48

49	حدیث نمبر 44	73
50	حدیث نمبر 45	74
51	حدیث نمبر 46	75
52	حدیث نمبر 47	76
53	حدیث نمبر 48	77
54	حدیث نمبر 49	78
55	حدیث نمبر 50	79
56	حدیث نمبر 51	80
57	حدیث نمبر 52	81
58	حدیث نمبر 53	82
59	حدیث نمبر 54	83
60	حدیث نمبر 55	84
61	حدیث نمبر 56	85
62	حدیث نمبر 57	86
63	حدیث نمبر 58	87
64	حدیث نمبر 59	88
65	حدیث نمبر 60	89

عرض ناشر

محترم قارئین کرام..... السلام علیکم ورحمتہ اللہ

جیسا کہ جناب کے علم میں پہلے ہی آچکا ہے کہ عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور مستقلاً ادارہ کا وجود بالخصوص اس غرض سے معرض وجود میں لایا گیا ہے کہ حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری مدظلہ العالی کی تمام تصانیف کی بحسن و خوبی اشاعت کیساتھ مارکیٹ میں لائے تو اسی سلسلے کی پہلی کتاب اہم ترین موضوع پر ”جہاد اسلامی“ شائع کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اب یہ عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور کی طرف سے دوسری اشاعت موسومہ ”فضائل اہل بیت“ جو نام سے ہی ظاہر ہے کہ کمال بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حضور نذرانہ عقیدت قرآن و حدیث کی روشنی میں مدیہ قارئین ہے۔

اللہ کریم ہماری اس حقیر سی کوشش و خدمت کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

اور اراکین عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور کیلئے توشہ و آخرت بنائے

آمین ثم آمین۔

والسلام

خاکپائے آل رسول ﷺ

ڈاکٹر احمد سعید قادری

مدینہ جنگ ڈائریکٹر عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

ماڈل ٹاؤن لاہور

الاهداء

بالعموم جملہ اہل بیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ و النناء و بالخصوص
سید الشہداء امیرنا امام حسین رضی اللہ عنہ و شہداء کربلا۔

جنکی عقیدت و محبت کی برکت سے ناچنے کو اس
عظیم خدمت کی توفیق ہوئی۔

دعا گو:

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

تعارف مصنف

پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب تو ایسی شخصیت ہیں۔ جو کہ کسی
تعارف کے محتاج نہیں۔ لیکن میری سوچ میں جناب کی زندگی سے متعلق کچھ اہم
معلومات موجود ہیں جن پر روشنی ڈالنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اکثر و بیشتر عام انسان کے
دل میں یہ خیال آتا ہے کہ اس بین الاقوامی شہرت یافتہ شخصیت کی بنیادی تعلیم کون سی
خوش نصیب درس گاہ میں ہوئی کہ جس نے ایسے عظیم انسان تخلیق کئے۔ ہر انسان کی
سب سے پہلی درس گاہ اُس کی ماں کی گود ہی ہوتی ہے۔ جتنی وہ گود مقدس و مکرم ہوگی
اتنی ہی اُس کی اولاد کی تربیت اعلیٰ ہوگی آپ آج کسی بھی تاریخ کا مطالعہ کریں تو
یقیناً آپ کی نظر سے بڑی بڑی شخصیات کے تذکرے ضرور گزرتے ہوں گے۔ وہاں
ان شخصیات کی تربیت کی پہلی بنیادی چیز اور عظیم درس گاہ "ماں کی گود" کے ہی اثرات
میلے ہیں جو کہ ایک عام انسان کو عظیم انسان بنانے میں مدد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔
حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری دامت برکاتہم العالیہ کی شخصیت میں اُس پہلی
درس گاہ کی تربیت کے ہی اثرات ہیں کہ آپ بہترین عالم دین، باطل، بہترین مفتی،
بہترین مدرس، بہترین محقق و مصنف، بہترین شیخ الطریق و شیخ الغیر اور بہترین شیخ
الحدیث ہیں آپ کی طبع شریف میں انتہائی ذری، علم برداری برداشت اور انکساری
کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے آپ سابق صوبائی وزیر برائے مذہبی امور و اوقاف
پنجاب اور بانی و مہتمم جامعہ رضویہ (فرسٹ) سنٹرل کمرشل مارکیٹ ڈاول ٹاؤن لاہور

ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف اور قرآن مجید کے مترجم بھی ہیں آپ جناب حضرت صاحب کی بنیادی تعلیم کے متعلق تفصیلی معلومات پیش کرتا ہوں تاکہ قارئین کو علم ہو جائے کہ آپ نے تعلیم و تربیت اور روحانی تربیت کہاں سے حاصل کی۔

ولادت :- آپ کے آباؤ اجداد سادات و شرفاء بخارا سے ہیں جو حضرت سید جلال الدین بخاری علیہ الرحمۃ کے ہمراہ بخارا سے کشمیر آئے پھر اوج شریف ضلع بہاولپور آکر آباد ہوئے۔ آپ کی ولادت موضع کچی محل نزد اوج شریف تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ میں بروز جمعرات مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو خاندان بخش علیہ الرحمۃ کے گھر میں ہوئی۔ آپ کے دادا بزرگوار محمد دینی علیہ الرحمۃ اور پردادا محمد بہر علیہ الرحمۃ تھے۔

ابتدائی تعلیم :- آپ نے سب سے پہلے ناظرہ قرآن مجید اپنے بڑی بزرگ عالم مولانا غلام نبی خورشیدی علیہ الرحمۃ سے عرصہ تین چار ماہ میں پڑھ کر مکمل کیا۔ اس کے بعد آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول موضع کچی والا میں حاصل کی اور مدلل تک کی تعلیم کے لئے موضع لکس کے گورنمنٹ سکول میں داخلہ لیا۔ یہاں سے مدلل کا امتحان انتہائی اعلیٰ پوزیشن میں پاس کیا بعد ازاں دیگر دینی تعلیم کے لئے مخدوم حسن محمود بن غلام میراں شاہ کے گاؤں جہاں الدین والی علاقہ صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں استاذ العلماء و فضلاء حضرت علامہ حکیم غلام رسول علیہ الرحمۃ سے وکتاب فیض کیا اور ان سے آپ نے درس نظامی کی ابتدائی کتب کے ساتھ شرح تہذیب قطبی کے اوائل شرح وقایہ اولین، اصول الشاشی، لور الانوار اور علم طب کی میزان طب، طب اکبر و موجز وغیرہ پڑھیں۔

1958ء میں ذمیرہ غازی خان میں استاذ العلماء علامہ مولانا غلام جہانیاں

صاحب سے نور الانوار، شرح جامی، مولانا عبد القادر صاحب سے قطبی، صیغہ قطبی، فہرہ جلال، حمد اللہ شرح وقایہ اخیر، مینڈی التبرج، اقلیدس، مشکوٰۃ شریف، جلالین ہدایہ اولین، حقایق، مقامات حریری، حمامہ مستحبی، تصوف، لواحق جامی، ادایع جامی اور مشکوٰۃ شریف پڑھیں۔

1961ء ملتان میں غزالی زماں رازوی دوران حضرت علامہ سید احمد سعید

کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے مدرسہ انوار العلوم میں داخلہ لیا۔ استاذ العلماء جناب مولانا سید انکریم سے تفسیرات احمدیہ پڑھی اور حضرت مفتی امید علی خاں صاحب سے توضیح و توحیح، مسلم الثبوت و ہدایہ اخیر میں پڑھیں۔

پھر مفتی اعظم حضرت مفتی سید مسعود علی قادری سے جلالین، علم میراث پڑھا اور فتویٰ نویسی سیکھی۔ آخر میں حضرت علامہ قلیہ کاظمی شاہ صاحب سے مناظرہ و شہدہ، شرح عقائد، خیالی اور دورہ حدیث شریف پڑھ کر سند فراغت علم حاصل کی۔

عملی زندگی کا آغاز :- علوم و فنون اور فتویٰ نویسی کے علم سے فراغت کے بعد قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی نظر عنایت و التفات نے بطور نائب مفتی آپ ہی کا انتخاب فرمایا۔ کچھ عرصہ کے بعد ہی حکومت پاکستان نے قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کو بہاولپور یونیورسٹی میں بطور پروفیسر حدیث مقرر فرمایا تو قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے جن قابل ترین علامہ کو بہاولپور ساتھ لے جانے کے لئے مقیم فرمایا ان میں آپ بھی شامل تھے۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب نے بہاولپور یونیورسٹی سے

1965-1966ء میں ائمہ اسلامک لاء ایجوکیشنل ٹھکانہ فی القصر والقانون الاسلامی کی سند حاصل کی اور حضرت قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے فرمان پر اپنی مادر علمی مدرسہ انوار العلوم واپس آکر استاذ الحدیث، مفتی و صدر شعبہ افتاء کے فرائض ادا کیے۔ 1977ء میں حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کی خواہش پر قبلہ مفتی صاحب جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور شیخ الحدیث و شیخ الاداب العربیہ مقرر ہوئے اسی دوران صدر انجمن تہذیب الاسلام میں مارکیٹ گلبرگ آپ کو جامعہ مسجد غوثیہ گلبرگ لے آئے۔ جہاں عرصہ 12 سال تک جامع مسجد غوثیہ کے خطیب رہے اور یہاں جامعہ غوثیہ کے نام سے مدرسہ قائم کیا اور 1990ء تک اسی درجہ کاہ کے ناظم اعلیٰ و شیخ الحدیث رہے اور انتہائی خوش اسلوبی محنت خلوص اور لگن سے کامیابیوں اور کامیابیوں سے ہم کنار ہوئے۔ بعد ازاں جناب پروفیسر ظہیر الدین احمد بابر نقشبندی قادری نے ماڈل ناؤن سوسائٹی سے چار کنال کا رقبہ حاصل کر کے قبلہ مفتی صاحب کے سپرد کیا اور ان کے پُر خلوص تعاون کے ساتھ آپ نے ماڈل ناؤن سنٹرل کرشل مارکیٹ میں اپنی ذاتی دینی درس گاہ کا آغاز فرمایا جو کہ تقریباً عرصہ 17 سال سے انتہائی کامیابی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ جامعہ رضویہ ٹرسٹ سنٹرل کرشل مارکیٹ ماڈل ناؤن میں درج ذیل شعبہ جات کی انتہائی کامیابی کے ساتھ سرپرستی فرما رہے ہیں۔ یہ جامعہ رضویہ ایک ٹرسٹ کے زیر اہتمام چل رہا ہے جس کے مینجنگ ڈائریکٹر حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب آپ کے بڑے بیٹے ڈاکٹر احمد سعید قادری اپنی مصیبت جنگ بڑی اور جناب پروفیسر ظہیر الدین احمد بابر نقشبندی جنرل ہیں حضرت قبلہ مفتی صاحب کے

دوسرے صاحبزادے جناب علامہ محمد وحید قادری جامعہ کے ناظم و تعلیمات و مالیات ہیں۔ شعبہ جات: شعبہ تحفہ القرآن، شعبہ تجوید قرأت شعبہ روشنگاری، شعبہ کمپیوٹر لیب، شعبہ تخصص فی القصر، الحدیث والقانون الاسلامی اور شعبہ نشر و اشاعت شامل ہیں حضرت قبلہ مفتی ڈاکٹر غلام سرور قادری کی جتنی بھی تصانیف ہوگی ان کی اشاعت کے لیے مشعل عمدہ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور کے نام سے ادارہ معرض وجود میں لایا گیا ہے جس کے زیر اہتمام آپ کی تمام تصانیف اشاعت ہوگی اور وہی ادارہ آپ کی تمام مطبوعات کے حقوق کا تحفظ کرے گا۔ آپ کی تصانیف تقریباً 55 کے قریب ہیں جن میں خاص اہمیت کا حامل ترجمہ قرآن مجید، عمدۃ البیان فی ترجمۃ القرآن ہے جو کہ اس صدی کا ایک عظیم الشان تجدیدی کارنامہ ہے جلد چھپ کر منظر عام پر آ رہا ہے۔ انشاء اللہ ایمان افروز اور تحقیقی شاہکار تصانیف خود مطالعہ کریں اور عزیز و اقارب میں تحفہ بخش کریں یہ آپ کی سعادت ہوگی اور اس سے خیر و برکت کا وافر حصہ نصیب میں آئے گا انشاء اللہ۔

آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں!

- (1)۔ درود و سلام و ثنائی خیر الہ نام ﷺ (29)۔ روا دکان کتب باری تعالیٰ
- (2)۔ مقام علم و دعا، (30)۔ شرح "الفصل الموہبیہ"
- (3)۔ خلافت اسلامیہ اور مغربی جمہوریت (31)۔ مجروح شوق القمر
- (4)۔ قاضی اور سربراہ مملکت (32)۔ ہیئت کی اہمیت و ضرورت
- (5)۔ مسئلہ ایصال ثواب (33)۔ مسئلہ قصور (تصویر کا جواز)

تقریبے کرائیں دینی روحانی اصلاحی علم حق کے متلاشی ان کتب کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ ۱۹۹۸ء میں آپ نے علمِ حق کی شہرہ کتب انکافی کی عربی شریعت الوافیہ پر چار جلدوں پر مشتمل عربی میں تحقیق و تخریج لکھی انکافیہ جو کہ پورے عالم اسلام کے دینی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس کی عربی زبان میں شرح فرما کر پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ ایچ۔ ڈی (دکتورہ) کی ڈگری حاصل کی۔ نیز طبیبہ کالج لاہور میں چار سالہ طب کا کورس کر کے گورنمنٹ سے طبیب کی ڈگری بھی حاصل کی۔

علمی و دینی فوق:۔ آپ کے علمی و دینی ذوق کا یہ حال ہے کہ اپنی آبائی زمینیں اور ملکات جو آپ کے دورے میں آئی تھیں سب بیچ کر مدد رسہ اور لاہوری پری پرنس کر دیا اور سارا دن لاہوری میں بیٹھ کر مآخذ اور تحریروں و تدوین میں مصروف رہتے ہیں اور اپنے صاحبزادوں کو بھی اسی لائن پر چلایا آپ کے بڑے صاحبزادے احمد سعید قادری جو بیڈا کنوڑ اور بہترین عالم ہیں جامدہ کے واکس پرنس اور درس نظامی پڑھاتے ہیں اور دوسرے صاحبزادے علامہ محمد وحید قادری درس نظامی کے فاضل اور یونیورسٹی سے ایم۔ اے ہیں وہ بھی جامعہ کے استاذ و ناظم اعلیٰ و تعلیمات ہیں اور تیسرے صاحبزادے علامہ محمود سعید قادری درس نظامی سے فارغ و انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد سے ایل ایل بی لا و اینڈ شریعہ میں جو تھے بیٹے محمد حماد قادری نے ایف۔ اے کے بعد درس نظامی شروع کیا جو درس نظامی کے دوسرے سال میں زیر تعلیم ہیں اور پانچویں سب سے چھوٹے بیٹے محمد باذل قادری قرآن پاک حفظ کر رہے ہیں۔

تحفہ فیصل غیر ملکی تبلیغی دورے، مناظرے:۔ قبیلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب مصنف کتب کثیرہ، دینی خدمات کے جذبے سے اکثر تبلیغی دورے فرماتے رہتے ہیں۔ صدر جنرل ضیاء الحق شہید کے زمانہ میں آپ نے چین کا انتہائی کامیاب سرکاری دورہ کیا۔ جنوبی افریقہ کے مسلمانوں کی درخواست پر آپ جنوبی افریقہ کے کئی دورے کر چکے ہیں بلکہ ۱۹۸۶ء میں جنوبی افریقہ کے دورے کے دوران (شہر کیپ ٹاؤن) امرزائیوں کے ساتھ تین دن تک مناظرہ ہوتا رہا آخر میں مرزا کی لیڈر سلیمان ابراہیم کا جواب ہو کر مرزا نیت سے تابع ہو کر مسلمان آد گیا اور اس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس طرح کے کئی مناظر۔ ان میں حضرت کاظمی علیہ الرحمۃ نے آپ کو بھیجا تو ان کی دعا سے ہمیشہ آپ کامیاب و فتیاب رہے۔

(لیڈی مسیح) میں دیوبندی مولانا عبدالرزاق سے علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات پر مناظرہ ہوا جس پر انہوں نے اقرار کیا کہ واقعی یہ عبارات گستاخانہ و کفریہ ہیں اس مناظرہ کی بھی کیسٹ موجود ہے آپ برطانیہ کا بھی چار دفعہ تبلیغی دورہ کر چکے ہیں ایک موقع پر آپ سلطان باجوڑ ٹرسٹ یو۔ کے نمبرے ہوئے تھے کہ مرزا طاہر احمد نے (جنگ) لندن میں فخر نبوت کے حوالے سے ایک بیان دیا جس پر گرفت کرتے ہوئے حضرت مفتی صاحب نے اسے بھی مناظرہ کا چیلنج کیا جو کہ برطانیہ (جنگ) اخبار کی شہرہ شریف سے یہ خبر شائع ہوئی جس پر مرزا طاہر احمد نے مناظرہ کرنے اور گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اسی طرح آپ متحدہ عرب امارات کی مرتبہ تبلیغی دورے فرما چکے ہیں۔ یورپین ممالک جرمنی، ہالینڈ، انگلینڈ، سائتھ افریقہ اور متحدہ عرب امارات کے بھی دورے کر چکے ہیں ان ممالک کے علاوہ تقریباً اکثر ممالک میں

آپ کے کثیر تعداد میں مریدین ہیں علاوہ ازیں پاکستان میں بھی ارواحِ مقدسوں کا ایک وسیع حلقہ موجود ہے چونکہ کویت میں حلقہء ارواح ہے وہاں ایک مرتبہ تشریف لے گئے تو دورہ کویت کے دوران کویت کے سابق وزیر برائے مذہبی امور شیخ طریقت علامہ سید یوسف باشم الرفاعی جو دین اسلام اور خصوصاً مسلک اہل سنت کی مثالی خدمات سر انجام دے رہے ہیں ان کی موجودگی میں قلمبہ مفتی صاحب نے عربی میں خطاب فرمایا اور انھیں حضرت کے کچھ نعتیہ کلام حدائق بخشش کا بھی عربی میں ترجمہ کر کے اس کی تشریح فرمائی۔ جس پر قبلہ رفاقی صاحب بے حد متاثر ہوئے اور فرمایا کہ اعلیٰ حضرت کے نعتیہ کلام حدائق بخشش کا عربی ترجمہ فرمادیں۔ جو کہ مسلک حق اہل سنت کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور اہل عرب اس سے خوب استفادہ کر سکیں گے آپ نے پاکستان میں بھی کئی مناظرات کئے جبکہ چیچہ وطنی میں ایک مشہور عیسائی پادری سعید اسحق سے کئی دن مناظرہ کیا آخر میں وہ بھی آپ کے علمی دلائل کے سامنے ٹھٹھکے بیٹھے پر مجبور ہو گیا اور توہ کر کے مشرف باسلام ہو گیا جو عیسائی پادری نائب و اس کا نام احمد سعید نکھایا آج کل وہ کراچی میں ایک مبلغ اسلام کی حیثیت سے خدمات سر انجام دے رہا ہے علاوہ ازیں موضع کبیر میں دربار شریف حضرت نبیہؑ سے ملحقہ مسجد میں ایک قاضی دیوبندی خطیب نے مناظرے کا پہلو کھینچا کیا جب حضرت مفتی صاحب علماء اہل سنت کی عنایت میں وہاں پہنچے تو مذکورہ مولوی صاحب میدان سے بھاگ گئے۔ آخر میں ۱۱۲ ہجری کے اساتذہ گرامی جن سے آپ کو خلافت ملی ہے۔

شریعت و طریقت کی سندیں

و خلافتیں

۱۔ حضرت قبلہ سید احمد سعید کاظمی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے علوم شریعت کی سند کے ساتھ سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ قادریہ نقشبندیہ فریدیہ کی خلافت۔

۲۔ استاذ العلماء و شیخ طریقت حضرت غلام جہانیاں علیہ الرحمہ (ڈیوڈی) سے علوم شریعت کے ساتھ سلسلہ چشتیہ معینیہ فریدیہ کی خلافت۔

۳۔ مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ سے علوم شریعت کی سند کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ نوریہ کی خلافت۔

۴۔ شاہ ابوالحسن زید قادری دہلوی علیہ الرحمہ سے علوم شریعت کی سند کے ساتھ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مظہریہ مجددیہ کی خلافت۔

۵۔ مفتی عرب و غم قطب مدینہ منورہ ضیاء الازمہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ سے علوم شریعت کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ کی و سلسلہ اشرفیہ کچھوچھو شریف و سلسلہ بہانہ کی اور حضرت قطب مدینہ کو حضرت سیدنا علی اشرفیہ کچھوچھو شریف علیہ الرحمہ اور امام یوسف بن اسماعیل مہمانی علیہ الرحمہ سے براہ راست خلافت حاصل تھی۔

۶۔ استاذ العلماء فقیہ امت حضرت مفتی محمد اعجاز ولی خاں علیہ الرحمہ (لاہوری) سے علوم شریعت کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ و حنفیہ (شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ) کی خلافت۔

۷۔ حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین بغدادی علیہ الرحمہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ کی خلافت۔

۸۔ شیخ الاسلام حضرت امام محمد بن زکریا عینی انصاری (مدینہ منورہ) سے علوم شریعت کے ساتھ چاروں سلسلوں کی خلافت۔

۹۔ شیخ الاسلام حضرت امام سید محمد بن سید علوی مالکی مکی (مکہ مکرمہ) سے چاروں سلسلوں کے علاوہ جملہ بلاد عرب و عجم کے مشائخ کبار کے جملہ سلاسل شریفہ کی اجازت و خلافت۔

۱۰۔ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد علیہ الرحمہ (فیصل آبادی) سے خلافت۔

۱۱۔ حضرت مفتی اعظم پاکستان سیدی ابوبركات سید احمد انوری رحمۃ اللہ علیہ لاہور سے خلافت۔

۱۲۔ سلطان الفقراء والوصوفیہ حضرت غلام رسول ریاض آبادی (ملتان) خلیفہ حضرت سید سہیل شاہ گولڑی علیہ الرحمہ سے خلافت۔ یہ تین آپ سے متعلق معلوماتی گزارشات جو کہ مندرجہ تحریر میں لائی گئی ہیں۔

اللہ رب العزت ایسے پاکان امت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے آمین

و عا کو

مہینہ بھر عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
”انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجز اهل البیت
ویطہرکم تطہیراً“ (الاحزاب پ ۲۲)

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گو والو! اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کرے اور تمہیں خوب صاف سترا فرمائے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اس سے پہلے جو ہم نے تمہیں نصیحتیں فرمائی ہیں ان سے ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی پلیدی کو خواہ وہ اعتقادی ہو یا عملی، دور کرے اور تمہیں خوب پاک و صاف و سترا فرمائے۔ الحمد للہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات نے اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر ہم پر طریقت سے عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اعتقاد و کردار میں ایسا صاف و سترا اور پاکیزہ بنایا کہ وہ پوری امت کی خواتین کے لئے حسین ترین نمونہ عمل بن گئیں لہذا امت مسلمہ کی خواتین کی ترقی و نجات اسی میں ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے نقش قدم پر چلیں۔

بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اولین اہل بیت ہیں اور اس آیت مذکورہ بالا کی اولین مصداق ہیں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاء و استدعا سے سیدنا علی مرتضیٰ و سیدہ طہرہ فاطمہ زہراء و حسنین کریمین رضی اللہ عنہم بھی اس لطف و عنایت الخبیہ میں شامل ہو کر اس آیت کے مصداق و تقدر قرار پائے۔

اب سوال یہ ہے کہ

﴿اہل بیت کا معنی کیا ہے اور اہل بیت کون ہیں؟﴾

اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ اہل بیت کے لفظی معنی ہیں ”گھر والے“ اور علماء نے قرآن و سنت کی روشنی میں فرمایا ہے کہ

اہل بیت تین طرح کے ہیں۔ (۱) مکتبی (۲) نسبی (۳) اعزازی
۱۔ مکتبی :- یعنی گھر میں قیام رکھنے والے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات داخل ہیں۔

۲۔ نسبی :- یعنی جن کا حضور اکرم ﷺ سے نسبی و نسلی تعلق ہے اس میں حضرت فاطمہؓ، حضرت علیؓ اور حسینؓ کریمین شامل ہیں۔

۳۔ اعزازی :- وہ ہستیوں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آل میں بطور اعزاز شامل فرمایا۔ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”سلمان منا آل البیت“، یعنی سلمان ہمارے اہل بیت سے ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”أسامة منا آل البیت“، یعنی أسامة ہمارے اہل بیت میں سے ہے پھر اعزازی اہل بیت میں وہ تمام مومن بھی شامل ہیں جو حقیقی اور پرہیزگار ہیں، جیسا کہ آپ نے فرمایا ”کل تقی آل محمد“ (مجمع الزوائد ۶/۹۹) یعنی ہر تقی مومن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ”انصا برید اللہ لیدھب عنکم الرجس اہل البیت“ (الاحزاب: ۳۳) میں اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات ہیں، کیونکہ آیت کا ماقبل اور مابعد یعنی سیاق و سباق اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ ”عنکم“ منع مذکر کا صیغہ ہے جو مذکر کے لئے آتا ہے جبکہ ازواج مطہرات مؤنث

ہیں تو ان کے لئے بجائے ”عنکم“ اور ”منی طہرکم“ کے ”عن سکن“ اور ”یطہر سکن“ کے الفاظ آنے چاہئے تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ اہل کے لئے قرآن کریم میں اور عربی زبان میں جمع مذکر کا ہی صیغہ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کا اپنی بیوی کے حق میں قولی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یوں نقل کیا ”واذا قال لاهله امکنوا“ جبکہ وہ مؤنث تھیں تو موسیٰ علیہ السلام کو ”امکنی“ فرمایا چاہئے تھا مگر آپ نے ان فقہ کے آپ کے اہل ہونے کے اعتبار سے ”امکنوا“ فرمایا۔

جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں فرمایا گیا، ”رحمة اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت“ (ہود: ۷۳)

اور جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل حضرت خدیجہ سے فرمایا ”مفلونی“ وغیرہ۔

دوسری بات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات تو اسی آیت کی وجہ سے اہل بیت میں داخل ہیں جبکہ حضرت فاطمہؓ علیٰ حسینؓ کریمین رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی وجہ سے اہل بیت میں شامل کئے گئے ہیں۔ یعنی کچھ کو اللہ تعالیٰ نے اہل بیت میں سے بنایا ہے اور بعض کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شامل کیا ہے۔ یعنی ازواج مطہرات کو اللہ تعالیٰ نے جبکہ حضرت فاطمہؓ علیٰ حسینؓ کریمین رضی اللہ عنہم اور دیگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شامل کیا ہے۔

یہی مسلک حق اہلسنت و جماعت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات اور حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہؓ زہراؓ و حضرت امام حسنؓ و حضرت امام حسینؓ رضی اللہ عنہم سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت ہیں اور حکم تطہیر سب

کے لئے ہے۔

اب ہم فضائل اہل ذہب پر مشتمل احادیث پیش کرتے ہیں۔
جن کی روشنی میں اہل ذہب الطہار اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمان
اعزہ و اقارب کی شان کا پتہ چلتا ہے۔

اہلسنت کا ہے بیزا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناز ہے عشرت رسول اللہ کی ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿حدیث نمبر ۱﴾

أخرج سعيد بن منصور في "سننه" عن سعيد بن
جبیر رضي الله عنه في قوله تعالى:
﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾
قَالَ: قُرْبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

﴿ترجمہ﴾

امام سعید بن منصور نے اپنی "سنن" میں سند کے ساتھ حضرت سعید بن
جبیر رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾

کی تفسیر میں روایت کیا کہ یہاں "قربى" سے مراد رسول اللہ ﷺ کے قربت
والے ہیں۔ (۱)

(۱) اسے امام بخاری نے جامع البیہان ج ۱ ص ۱۳۲ میں روایت کیا اور اسی طرح امام بیہقی نے
نے "ذخائر العقبین" ص ۳۳ میں روایت کرتے ہوئے اکیس حدیث روایت امام ابن السری کی
طرف فرمائی اور غرر ص ۱۷۱ سے ذخیرہ ص ۱۷۵ میں روایت کیا اور امام بخاری کی
صحیح بخاری ج ۳ ص ۲۸۸ میں اسی طرح ہے اور اس میں اس قدر زاد و الفاظ روایت فرمائے۔
ترجمہ۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تو نے جلدی سے بات تم کر دی، بے شک نبی کریم ﷺ کا
قریبی کے ہر قبیلے کے ساتھ قربت کا خلق ہے تو مراد یہ ہے کہ میں تم سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ میرے اور
تمہارے درمیان جو رشتہ قربت ہے اسے جوڑے رکھو (مجھے ایسا پہنچا کر اسے نہ توڑو) ذاکر غلام و درواری
عرض کرتا ہے "قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ" والی آیت ملاحظہ فرمائیں کہ سورۃ شوریٰ اور آیت نمبر ۲۳ ہے۔ اور یہ
کہ عارف اللہ رب الامم بیہقی نے در منثور ج ۵ ص ۶۹۹ پر اس موضوع کی سب حدیثیں جمع فرمادی ہیں۔

﴿تشریح﴾

﴿مودۃ قرابت﴾

”مودت قرابت کا معنی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت والوں سے محبت اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمان قرابت والوں کی محبت فرض ہے اس کے ترک پر اللہ کے ہاں باز پرس ہوگی۔ الْقُرْبَىٰ اور الْقَرْبَىٰ اور الْقَرَابَةُ کے معنی ہیں رشتہ داری یعنی جن مسلمانوں کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ داری ہے خواہ کسی لحاظ سے یا سسرالی مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس نسبت کی قدر کرتے ہوئے ان سے خصوصی محبت رکھیں۔

﴿حدیث نمبر ۲﴾

أَخْرَجَ ابْنُ الْمُنْذِرِ، وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ، ابْنُ مَرْدَوَيْهِ فِي ”تَفَاسِيرِهِمْ“، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي ”الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ“ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا أَنْفُسَكُمْ فِي الْقُرْبَىٰ﴾ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ قَرَابَتُكَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجَّهْتَ عَلَيْنَا مُودَّةً لَهُمْ؟ قَالَ ﷺ: ”عَلَىٰ، وَقَاطِمَةُ، وَوَلَدَاهُمَا“

﴿ترجمہ﴾

امام ابن المنذر اور امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ رحمہم اللہ نے اپنی تفسیروں میں اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا أَنْفُسَكُمْ فِي الْقُرْبَىٰ﴾

صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ قرابت والے کون لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہوگی؟

آپ ﷺ نے فرمایا ”علی، اور قاطمہ، اور ان دونوں کے بچے۔ (۱)

(۱) اس حدیث کو امام ترمذی نے ”الجامع لاحکام القرآن“ ج ۸ ص ۴۱۴ امام فخر الدین رازی نے ”تفسیر کبیر“ ج ۷ ص ۱۱۶ امام طبرانی نے ”معجم کبیر“ ج ۳ ص ۲۶۴ (۲۶۴) ۱: ۳۵۱: ۱۲۳۵۹ امام حقی نے ”مجمع الزوائد“ ج ۹ ص ۱۶۸ ۱۰۳۰۴ پر اور خود مصنف امام جلال الدین سیوطی نے اپنی ”تفسیر“ ص ۵۷ و ۵۸ پر روایت کیا۔

حدیث نمبر ۳۳

أخرج ابن أبي حاتم ، عن ابن عباس
رضي الله عنهما في قوله تعالى :

﴿ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً ﴾

قال : الْمَوْدَّةُ لِأَيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن ابی حاتم نے سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً ﴾

کی تفسیر میں روایت فرمایا کہ

یہاں ”حسنة“ سے مراد آل محمد ﷺ کی محبت ہے۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

”وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا“ یعنی ہر ایک کام

کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائی گئی (اشوری ۲۳)

”يَسْتَفْتِرُ“ فعل مضارع ہے اس کا ماضی ”اِفْتَرَفَ“ ہے بمعنی

”اِسْتَسْبَ“ کام کرنا۔ کمانا

(۱) اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی تفسیر ”الجامع لاحکام القرآن ج ۸ ص ۱۲۲ م ۱۲۲ اور

جواہر العقیدین ج ۲ ص ۱۳۲ اور رد المحتار ج ۲ ص ۱۲۲ م ۱۲۲ نے الذریعة الطاهرة ص ۲۲ حدیث نمبر ۱۲۱ کر کے

حضرت امام ربیع بن ریحہ رحمہ اللہ کے قول کے حوالہ سے اور امام سیوطی نے درہنہ نور ج ۱ ص ۱۰۷ پر روایت فرمایا۔

حدیث نمبر ۳۴

أخرج أحمد ، وترمذی و صححه ، و نسائی ،

والحاكم عن المطلب بن ربيعة رضي الله عنهما قال :

قال رسول الله ﷺ : ” وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ

أَفْرَغِي مُسْلِمٍ إِيمَانٌ حَتَّى يُحِبَّكُمْ اللَّهُ وَالْقَرَأَتِي “

﴿ ترجمہ ﴾

امام احمد اور امام ترمذی نے اسکو صحیح قرار دیکر، امام نسائی اور امام حاکم نے

مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ” اللہ کی قسم: کسی مسلمان کے دل میں ایمان

اسوقت تک داخل نہ ہوگا جب تک کہ وہ اللہ کے لئے اور میری قربت (رشتہ داری)

کے لئے تم سے محبت نہ کرے۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

حب رسول: آل رسول اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب رسول و آل رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ایمان قبول نہیں۔ ”يُحِبُّكُمْ اللَّهُ“ اللہ کے لئے

(۱) اس حدیث کو امام احمد نے مسند ج ۳ ص ۳۳۲ (۱۷۸۰) ج ۵ ص ۱۲۵ (۱۷۶۱) اور

امام ترمذی نے معج ترمذی ج ۵ ص ۲۱۰ (۳۵۸) اور امام نسائی نے ج ۵ ص ۵۱ (۸۱۰۵) اور

امام حاکم نے مستدرک ج ۳ ص ۸۵ (۶۹۶۰) پر روایت کیا ہے۔

محبت اس سے ایمانی محبت مراد ہے جو ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے اس کے ایمان کی وجہ سے ہونا ضروری ہے اور ”یقرأ بیتی“ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رشتہ داری کی وجہ سے محبت ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمان رشتہ داروں سے دوگنی محبت ہونی چاہیے ایک ان کے ایمان کی وجہ سے اور دوسری ان کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ دار ہونے کی وجہ سے۔

﴿حدیث نمبر ۵﴾

أخرج مسلم، والترمذی، والنسائی عن زید بن أرقم رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ ﷺ قال: ”أَذْبَحُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي“

﴿ترجمہ﴾

امام مسلم و ترمذی اور نسائی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

میں تمہیں اپنے اہل بیت کے ہارسے میں خدا (کا خوف) یاد دلاتا ہوں۔ (۱)

﴿تشریح﴾

”أَذْبَحُكُمْ اللَّهُ“ قَدْ سَمِعْتُمْ ”سے ہے جس کا معنی ہے ”یاد دلانا“

(۱) صحیح مسلم ج ۳ ص ۱۸۷ (۳۶) نسائی ج ۵ ص ۵۱ (۸۱۷۵) اور ترمذی سے بھی

اسے روایت کیا۔ امام احمد نے مسند ج ۵ ص ۳۹۶ (۱۸۷۸۰) اور امام ابن خلدون نے اپنی تصنیف میں ج ۳ ص ۲۴ (۲۳۵۷) پر روایت کیا۔

﴿حدیث نمبر ۷﴾

أخرج عبد بن حميد في (مسند) عن زيد بن ثابت رضي الله عنه قال:

قال رسول الله ﷺ "إِنِّي تَارِكٌ فَيْكُمْ مَا إِن تَمَسَّكْتُمْ بِهِ بَعْدِي لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابُ اللَّهِ وَعَتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي - إِنَّهُمَا لَنْ يَفْرَقَا حَتَّى يَبْرُأَ عَلَيَّ الْخَوْضُ". (ترجمہ)

امام حمید نے اپنی مسند میں حضرت زید بن ثابت سے روایت کیا ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں تم میں وہ چیز چھوڑنے والا ہوں کہ جب تم اس کو مضبوطی سے تھامے رہو گے تم میرے بعد ہرگز نہیں بھٹکو گے۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے گھر والے۔ بے شک یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں عوش کوثر پرچھ سے آئیں گی۔ (۱)

(۱) "المنتخب" ص ۱۰۲، ۲۳۰ اور "مسند" ج ۶ ص ۲۳۲ (۲۱۰۶۸) ۲۳۳ (۲۳۳۵) - یعنی "مجمع الزوائد" ج ۶ ص ۱۱۶۲ اور ان دونوں کتابوں میں جملہ الفاظ ہے "إِنِّي تَارِكٌ فَيْكُمْ خَلِيفَتَيْنِ" کہ میں اپنے بعد تم میں اپنے جانشین چھوڑنے والا ہوں۔ اور اس طرح امام ابن ابی شیبہ کی "المصنف" ج ۶ ص ۲۱۳ (۳۱۶۷۰) اور نسائی کی "المعروفہ و التاریخ" ج ۵ ص ۵۲ میں بھی یہ الفاظ ہیں۔

﴿حدیث نمبر ۸﴾

أخرج أحمد وأبو يعلى، عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال:

"إِنِّي أُوْثِّقُ أَنْ أَدْعَى فَأُجِيبُ، وَأُنْثِي تَارِكٌ فَيْكُمْ الثَّقَلَيْنِ - كِتَابُ اللَّهِ وَ عَتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي - وَأَنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ أَخْبَرَنِي ، أَنَّهُمَا لَنْ يَفْرَقَا حَتَّى يَبْرُأَ عَلَيَّ الْخَوْضُ ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا"

﴿ترجمہ﴾

امام احمد اور امام ابو یعلیٰ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سند کے ساتھ حدیث روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "بے شک عترت یہ مجھے (اللہ کی طرف سے روانگی کے لئے) بلایا جانے کا قومیں دنیا سے پودہ فرما جاؤں گا اور بے شک میں تم میں دو بیوی شان والی چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت میرے گھر والے (ازواج مطہرات اور اولاد) اور بے شک (اللہ) لطیف وخبیر ذات نے مجھے بتایا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ عوش کوثر پرچھ سے آئیں گی تو دیکھ لو تم میرے بعد ان کے بارے میں کیسا بناؤ کرتے ہو۔ (۱)

(۱) مسند ج ۳ ص ۳۹۲ (۱۰۳۷۰) مسند ابی نعیم ج ۴ ص ۱۰۱ (۱۰۱۷۰) اور ج ۹ ص ۱۰۴۳ (۱۱۳۵۰)۔

﴿تشریح﴾

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ہی ہے جس نے قرآن کو سینے سے لگا لیا اور اس کا علم حاصل کیا اور اس پر عمل کیا۔ در اس کی تبلیغ کی اس طرح قرآن عزت کے ساتھ ہو گیا حتیٰ کہ قیامت کے دن قرآن اور حضور کی عزت اکٹھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوش کوثر پر چاہیں گے۔

﴿حدیث نمبر ۹﴾

أخرج الترمذی وحسنہ، والطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال :

قال رسول اللہ ﷺ : " أَجْبُوا اللَّهَ لِمَا يُغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعَمِهِ ، وَاجْبُوا لِحُبِّ اللَّهِ ، وَاجْبُوا أَهْلَ بَيْتِي لِيُخَيَّرَ " (ترجمہ)

امام ترمذی نے سند سے روایت کیا اور اسے حدیث حسن قرار دیا اور طبرانی نے (بھی اسے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ سے محبت کرو اور اللہ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی وجہ سے میرے گھر والوں سے محبت کرو۔ (۱)

﴿تشریح﴾

اس حدیث میں محبت کے وجوہ و اسباب بیان کئے گئے ہیں کہ اللہ سے تو اس لئے محبت ہوئی چاہیے کہ وہ ہمارا خالق ہے رازق ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس لئے کہ آپ اللہ کے نبی اور اس کے محبوب ہیں اور آپ کی عزت سے اس لئے کہ وہ آپ کی عزت ہے۔

(۱) ترمذی ج ۵ ص ۲۲۲ (۳۷۸۹) رقم کہ طبرانی ج ۳ ص ۳۹ (۲۶۳۸) اور اسے امام حاکم نے بھی مستدرک میں روایت کیا ج ۳ ص ۶۲ (۲۷۶۶) اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح الاسناد ہے اور انہوں نے اپنی تصنیف میں اسے روایت نہیں کیا اور امام ذہبی نے امام حاکم سے اتفاق کیا اور انہوں نے اسے اپنی کتاب شعب الایمان ج ۳ ص ۱۳ (۱۳۷۸) میں روایت کیا اور ابوسبک و ی نے "جوہر اللہ" ج ۳ ص ۲۲۸ میں روایت کر کے فرمایا کہ امامین جوزی پر نجیب نے کہا میں اس حدیث کو "علل متناہیہ" (شیخ الحدیثوں کے مجموعہ) میں لکھ کر لیا۔

﴿ حدیث نمبر ۱۰ ﴾

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
إِزْقُبُوا مُحَمَّدًا ﷺ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ -

﴿ ترجمہ ﴾

امام بخاری نے سند کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ فرمایا:
محمد ﷺ کے گھرانے والوں کے بارے میں خاص خیال رکھو۔ (۱)

”إِزْقُبُوا مُحَمَّدًا ﷺ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ“ اور بعض سندوں
میں ”إِزْقُبُوا“ کی جگہ ”إِحْفَظُوا“ ہے یعنی حضور اکرم حضرت محمد ﷺ
کی حفاظت کرو آپ ﷺ کے گھرانے والوں کے بارے میں یعنی ان سے محبت و
احترام سے پیش آؤ۔

(۱) صحیح بخاری ”باب مناقب قراۃ رسول اللہ ﷺ“

ص ۳۳ (۲۵۱۳) باب مناقب الحسن و الحسين رضى الله عنهما
ص ۳۳ (۵۱۳) امام محمد بن زکی نے ”جواہر العقدين“ ج ۲ ص ۳۱۱ میں روایت کیا ہے اور اس
نسبت صحیح بخاری کی طرف کی۔ اور اس حدیث کو امام ذہبی نے کئی سندوں کے ساتھ
روایت کیا اور بعض حدیثوں کی سند میں حضرت سیدہ ام ولد بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ کے ساتھ حدیث
مروی ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۱۱ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ، وَ الْحَاكِمُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”يَا بَنِي عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ، إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فَيَكُنْ لَكُمْ كَلَامًا: أَنْ يُثَبِّتَ
قُلُوبَكُمْ، وَأَنْ يُعَلِّمَ جَاهِلَكُمْ، وَيَهْدِيَ ضَالَّكُمْ
،وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَجْعَلَ لَكُمْ جُودًا، نُجْدًا، رُحَمَاءَ، فَلَوْ أَنَّ
رُجُلًا صَفَّنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَصَلَّى وَصَامَ، ثُمَّ
مَاتَ وَهُوَ مُنْبَغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ، دَخَلَ النَّارَ -

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی اور امام حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سند کے ساتھ روایت کیا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد! میں نے تمہارے
بارے میں اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگی ہیں ایک یہ کہ وہ تمہارے دلوں کو (اسلام پر)
ثابت و قائم رکھے۔ اور دوسری یہ کہ تمہارے جاہل اور ان پر جو کوہین کا علم دے اور
تمہارے بھٹکے ہوؤں کو سیدھا راستہ دکھائے۔ اور تیسری یہ دعا کی ہے کہ اللہ تمہیں کریم و
حق بنائے، آپس میں مہربان کر دے۔ تو اگر ایک شخص رکن اور مقام کے درمیان

کھڑا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے پھر وہ اس حال میں مر جائے کہ حضرت محمد ﷺ کے گھر والے والوں سے بغض رکھتا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہو گیا۔ (۱)

(۱) المعجم الكبير ج ۱ ص ۱۱۲ (۱۱۲۱۲) المستدرک ج ۳ ص ۱۶۱ (۳۷۱۲) امام

عالم نے اس حدیث کو روایت کے بعد اسے مسلمی شریعت پر مردہ یا دواہم قرار دیا ہے اس سے اتفاق فرمایا۔ اور
ان دونوں کتابوں میں "قلوبکم" کی بجائے "قائمکم" ہے "قلوبکم" کی صورت میں معنی یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ سے دلوں کو دین اسلام پر ثابت رکھے اور "قائمکم" کی صورت میں معنی یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ
ہر اس شخص کو ثابت قدم رکھے جو دین اسلام کی مدد سے لڑے گا ہے۔ جس جن دشمنوں کی طرف رجوع کیا
اسو اسے ایک ٹھوٹے آب و تاب قلی شقوق میں میں لگا دیتا ہے

﴿حدیث نمبر ۱۲﴾

أخرج الطبرانی عن ابن عباس رضي الله عنهما ،

أن رسول الله ﷺ قال :

"بُغِضَ بَنِي هَاشِمٍ وَالْأَنْصَارِ كُفْرًا - وَبُغِضَ الْعَرَبُ بِنَاقٍ"

﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "بنی ہاشم (مہاجرین) اور انصار سے

بغض کفر اور اہل عرب سے بغض منافقت ہے۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۱۳ ﴾

أَخْرَجَ ابْنُ عَدَى فِي "الأكلیل" عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

الخدري رضي الله عنه قال :

قال رسول الله ﷺ: "مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ النَّبِيِّ، فَهُوَ مُنَافِقٌ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ "الاکلیل" میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے اہل بیت کے ساتھ بغض رکھا وہ منافق ہے۔ (۱)

(۱) اسناد صحیحہ کی ہے۔ تصحیحات العقیدین ج ۲ ص ۲۵ میں روایت کر کے اس کی نسبت

امام زبیری کی طرف کی۔ اور کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ ہم منافقوں کو ان کے حضرت

علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کی وجہ سے ہی پہچانتے تھے۔ اسناد امام احمد نے بھی اپنی سند کے ساتھ روایت

فرمایا الفاظ "حدیث انھیں کے روایت کر رہا" اور امام ترمذی نے بھی روایت کیا اور کتاب مذکور میں نقلی نسخہ

میں مصنف (۱۲۰۱۲۰۱۲۰) اب (۱۲۰۱۲۰) کے ساتھ اس کا قول دینی والی حدیث الی معنی کی روایت کے

ساتھ ساتھ امام احمدی "المنقلب" میں حدیث کے الفاظ لائے ہیں کہ "مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ

النَّبِيِّ، فَهُوَ مُنَافِقٌ" کہ جو ہمارے اہل بیت سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۱۴ ﴾

أَخْرَجَ ابْنُ حَبَانٍ فِي "صحيحه" و الحاكم عن

أبي سعيد رضي الله عنه قال :

قال رسول الله ﷺ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا

يُبْغِضُنَا أَهْلَ النَّبِيِّ رَجُلٌ، إِلَّا أَذْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے مستدرک میں حضرت ابو

سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ اس ذات کی

قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ہمارے اہل بیت کے ساتھ جو شخص

بھی بغض رکھے گا اللہ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔ (۱)

(۱) صحیح ابن حسان (الاصحاح) ج ۱ ص ۲۳۵ (۱۹۷۸) المستدرک ج ۳

ص ۱۶۳ (۱۳۷۳) امام حاکم نے اس حدیث کے روایت کرنے کے بعد فرمایا یہ بخاری و مسلم کی شرط کے

مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اسے اپنی تسلی میں روایت نہیں کیا اور امام ذہبی نے اس کے بارے میں

خاصی اختیار فرمائی۔

﴿ حدیث نمبر ۱۵ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ لِمَعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيجٍ: يَا مَعَاوِيَةُ بْنُ
خَدِيجٍ، إِيَّاكَ وَنَبْغُضْنَا، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
"لَا يَبْغِضُنَا أَحَدٌ، لَا يَخْشُنَا أَحَدٌ، إِلَّا ذِيْدُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
عَنِ الْخَوْضِ بِسَيْطَا مِنْ قَارٍ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے سند کے ساتھ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا آپ نے حضرت معاویہ بن خدیج سے فرمایا۔ اے معاویہ بن خدیج اپنے آپ کو
ہمارے ساتھ بغض رکھنے سے بچنا، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے
ساتھ جو بھی بغض رکھے گا۔ ہمارے ساتھ حد کرے گا قیامت کے دن خوش کوثر سے
آگ کے کوڑوں کے ساتھ دوڑا دیا جائے گا۔ (۱)

(۱) المعجم الكبير ۸/۳۳۶ (۲۵۲۶) المعجم الاوسط
۸/۳۳۶ (۲۵۲۶) اور "ذید" نامی مجاہد ہے اس کا مصدر ذود ہے اور کرنا۔ شیخ کرنا۔

﴿ حدیث نمبر ۱۶ ﴾

أَخْرَجَ ابْنُ عَدَى، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "شُعَبِ الْإِيمَانِ"
عَنِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "مَنْ لَمْ يَغْرِفْ حَقَّ عَنِّي
وَالْأَنْصَارِ، فَهُوَ لَا خُدَى ثَلَاثَ: إِمَّا مُنَافِقٌ، وَإِمَّا
لِرَبِيَّةٍ، وَإِمَّا لَغَيْرِ طُهُورٍ"
يَغْنَبِي حَمَلَتُهُ أُمُّهُ عَلَى غَيْرِ طُهُورٍ.

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن عدی نے (کامل) میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت علی
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے میرے گھرانے والوں اور انصار
کا حق نہ پہچانا اس میں تین باتوں میں ایک بات ضرور ہوگی۔ (۱)
(۱) یا تو وہ منافق ہوگا۔
(۲) یا زنا کی پیداوار ہوگا۔
(۳) یا ناپاکی کا بچہ ہوگا یعنی اس (بچہ) کی ماں ناپاکی کی حالت میں
حامل ہوئی ہوگی۔

(۱) "الکامل لابن عدی" ۱۰/۳۳۶ "شعب الایمان" ۱۰/۳۳۶
۱۰/۳۳۶ (۱۱۳) اور "مناقب" میں ابن السیر دوس ۳/۳۳۶ (۵۹۵۵) اور "مناقب" میں
"جواہر العقیدین" میں اس حدیث کو امام الاشیع کی کتاب "التواب" کے حوالے سے نقل کیا۔

﴿حدیث نمبر ۱۷﴾

أخرج الطبرانی فی "الأوسط"

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال :

أَجَزُ مَا نَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِخْلَفُونِي فِي أَهْلِ بَيْتِي"

﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے "اوسط" میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے پردہ فرماتے ہوئے جو آخری بات

فرمائی وہ تھی کہ تم میرے بعد میرے گھرانے والوں سے اچھا برتاؤ کرنا۔ (۱)

﴿حدیث نمبر ۱۸﴾

أخرج الطبرانی فی "الأوسط" عن الحسن بن

علي رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ ﷺ قال: "أَلْزَمُوا

مَوْذَنًا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ مَن لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ يَوْمُنَا، دَخَلَ

الْجَنَّةَ بِشِقَاقَتِنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلٌ

إِلَّا يَمُغِّرُ قَبْهَ حَقَّنَا"

﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے "اوسط" میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت

فرمائی جو شخص اللہ سے اس حال میں جاملے کہ وہ ہم سے صحبت کرتا ہو گا وہ ہماری شفاعت

سے جنت میں داخل ہوگا اور جسے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری

جان ہے کسی بندے کو اس کا بیک عمل جو اس نے کیا تاکہ وہ نہ دے گا جب تک کہ وہ ہمارا

حق نہ پہچانے گا۔ (۱)

(۱) مجمع الزوائد للہیثمی ج ۹ ص ۱۶۳ اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔

(۲) یاد رہے کہ متعدد محدثوں کی وجہ سے حدیث ضعیف ٹوٹی ہو جاتی ہے؛ لیکن اہل علم و ادب کا رویہ

(۱) المعجم الاوسط ج ۳ ص ۱۲۳ (۲۲۵۱) اور امام تاجی عیاض شفاء شریف

ج ۲ ص ۲۸ میں اس حدیث کے متن کو پچھلے سے تراویح کے میں تعلق کو پچھلے

ہے جو اس تعلق کو پچھلے گا وہ اس وجہ سے ان کے متن و تراویح کے تراویح و وجوب کو جان لے گا۔

﴿ حدیث نمبر ۱۹ ﴾

أَخْرَج الطَّبْرَانِيُّ فِي "الأوسط" عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خُطِبْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَسَمْتَهُ وَهُوَ يَقُولُ:
"أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَبْنَحْنَا أَهْلَ النَّبِيِّ خَشَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيًّا"

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی اوسط میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا جس میں آپ ﷺ کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ

اے لوگو! جس نے ہمارے اہل بیت کے ساتھ بغض رکھا قیامت کے دن اللہ اسے یہودی کر کے اٹھائے گا (یہاں اشارہ ہے کہ وہ یہود و کمرے گا)۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۲۰ ﴾

أَخْرَج الطَّبْرَانِيُّ فِي "الأوسط" عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
"يَا بَنِي هَاشِمٍ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لَكُمْ نَجْدًا رُخْمًا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَهْدِيَ ضَلَّكُمُ، وَيُؤْمِنَ خَائِفَكُمُ، وَيُشْبِعَ جَائِعَكُمُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ حَتَّى يُجِيبَكُمْ بِحَبْنِي، أَتَرَجُونَ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي، وَلَا تَزُجُّوهَُا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے "اوسط" میں حضرت جابر بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔

اے بنی ہاشم! میں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ تمہیں اپنی مہربان بنائے اور یہ بھی دعا کی کہ تمہارے بھگتے ہوئے کو سید پرست رکھے اور تمہارے: رستے والوں کو بے خوف کرے اور تمہارے بھوکے والوں کو پیٹ بھرے اور مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی سوئے نہ ہوگا جب تک وہ میری محبت کی وجہ سے تم سے محبت نہ کرے کیا تم امید کرتے ہو کہ تم میری شفاعت سے جنت میں داخل ہو گے اور بنی مطلب انکی امید نہیں رکھتے۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۲۱ ﴾

أخرج ابن أبي شيبة، ومسدد في "مسنديهما"
والحكيم الترمذي في "نوادير الأصول"، وأبو يعلى
والطبرانی عن سلمة بن الأكوع رضي الله عنه قال :
قال رسول الله ﷺ : "الْجُودُ أَمَانٌ لِأَهْلِ
النِّسَاءِ ، وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي" .

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن ابی شیبہ اور امام مسدد نے اپنی مستندوں میں اور امام حکیم ترمذی نے
نوادیر الاصول میں اور امام ابویعلیٰ اور طبرانی نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے
روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ستارے آسمان والوں کے لئے امان
تھیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں۔ (۱)

(۱) المطالب العالیہ ابن حجر ۳/۲۱۳ (۳۹۷۲) مختصر
اتحاف السادة المهجرة للبوصیری ۵/۲۱۰ (۵۵۳۶) نوادر الاصول
ج ۳ ص ۱۹۹، المعجم الكبير ۲۲/۶۲۰ (۱۶۲۰) اور اسے تہذیب فی "المعروفة و التاریخ"
ص ۵۳۸ اور طبرانی نے "فخاثر العقبی" ص ۳۹ اور ترمذی نے کنز العمال ج ۲ ص ۱۰۱
اور راوی نے "مسند" ص ۲۳ (۲۵۳) ۱۱۵۲ (۲۵۸) ۱۱۶۳ (۱۱۶۵) میں نقل کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۲۲ ﴾

أخرج البراز عن أبي هريرة رضي الله عنه قال :
قال رسول الله ﷺ : "إِنِّي خَلَقْتُ فِيكُمْ اثْنَيْنِ
لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا أَبَدًا : كِتَابَ اللَّهِ ، وَنَسَبِي ، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا
حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْخَوْضَ" .

﴿ ترجمہ ﴾

امام براز نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ میں تم میں اپنے بعد دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں تم ان (کو خبیثی سے تھامنے
) کے بعد کبھی نہیں ہٹو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری چیز میرا نسب ہے اور یہ دونوں ایک
دوسری سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ خوش کوثر پر مجھ سے آپس میں گئے۔ (۱)

(۱) کشف الاستار للہیتمی ج ۳ ص ۲۱۳ (۱۱۶۵) میں نقل کیا ہے اسی طرح اسے
مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۶۳ میں نقل کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۲۳ ﴾

أَخْرَجَ الْبَزَارُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنِّي مَقْبُوحٌ وَإِنِّي قَدْ تَوَسَّعْتُ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللَّهِ، وَأَهْلَ بَيْتِي وَأَنْتُمْ لَنْ تَفْضَلُوا أَبْعَدَ هَهُمَا."

﴿ ترجمہ ﴾

امام بزار نے حضرت علی کرم وجہ اللہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبے شک میں پروردہ فرمانے والا ہوں اور بے شک میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میرے اہل بیت اور بے شک تم ان دونوں کو (تھامنے) کے بعد ہرگز نہیں ہٹاؤ گے۔ (۱)

(۱) کشف الاستار للہبندی ج ۳ ص ۲۱ (۲۶۱۲) اس میں ہے کہ قیامت ہرگز قیام ہوگی حتیٰ کہ وہ آجائے تاکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو اپنے ذمہ لیا جائے گا جسے کسی گنبدہ چیر کر اتر دیا جاتا ہے اور پھر بھی نہیں لاتی اس قیامت مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۲۳ پر روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۲۲ ﴾

أَخْرَجَ الْبَزَارُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي، مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَّى، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ."

﴿ ترجمہ ﴾

امام بزار نے عبداللہ بن زبیر سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر والوں کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس پر سوار، واوہ نجات پاتا گیا۔ اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ ڈوب گیا۔ (۱)

(۱) کشف الاستار للہبندی ج ۳ ص ۲۲ (۲۶۱۳) اور اس طرح مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۶۸ میں روایت کیا ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۲۵ ﴾

أخرج البزار عن ابن عباس رضي الله عنهما قال

قال عليه السلام

:"مَثَلُ أَهْلِ تَيْبَةَ، مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام بزار ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے گھر والوں کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس پر سوار ہوا وہ نجات پا گیا۔ اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ ڈوب گیا۔ (۱)

(۱) کشف الاستار للہیثمی ج ۳ ص ۲۲۸ (۲۶۱۵) ای طرح مجمع الزوائد ج ۹ ص ۶۱۸ (۲۶۱۸) اور اسے امام ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کیا ج ۳ ص ۳۰۶

﴿ حدیث نمبر ۲۶ ﴾

أخرج الطبرانی عن أبي ذر رضي الله عنه سمعت رسول الله ﷺ يقول: "مَثَلُ أَهْلِ تَيْبَةَ فِيكُمْ لَا كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ فِي قَوْمِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ. وَمَثَلُ حِطَّةِ بَنِي إِسْرَءِيلَ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تم میں میرے گھر والوں کی مثال (ایسی ہے جیسی) قوم نوح میں کشتی نوح کی مثال ہے جو اس پر سوار ہوا (وہ) نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا (وہ) ہلاک ہو گیا۔ اور بنی اسرائیل کے حطہ کی مثال ہے (۱)۔

(ڈاکٹر غلام سرور کہتا ہے کہ حطہ سے مراد سورۃ بقرہ میں مذکور ہے کہ بنی اسرائیل کو کہا گیا کہ بیت المقدس کے دروازہ میں داخل ہو اور حطہ کہتے ہوئے یعنی اللہ ہمارے گناہ معاف کر دے بنی اسرائیل نے حطہ کی بجائے "حطہ" کہا تو اللہ نے ایسا کہنے والوں کو ہلاک کر دیا۔ مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے اہل بیت سے محبت کرنے والا حطہ کہہ رہا ہے اور ان سے محبت نہ کرنے والا حطہ کہنے والوں کی طرح ہلاک ہو رہا ہے)

(۱) المعجم الاوسط ج ۳ ص ۲۸۲ (۲۵۰۲) اور ج ۶ ص ۲۵۱ (۵۵۳۲) المعجم الصغير ج ۱ ص ۳۹ اور اسے امام حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ج ۲ ص ۳۷ (۳۳۱۲) اور امام بیہقی نے معتمد اخبار الخبیر ج ۵ ص ۲۱۱ (۷۵۲۰) اور انہوں نے امام ابی یعلیٰ اور امام بزار کی طرف منسوب کیا، ابو الہیثمی ج ۳ ص ۲۲۲ (۲۶۱۳)۔

﴿ حدیث نمبر ۲۷ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي "الْأَوْسَطِ" عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي؛ كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنِ رَكِبَهَا نَجَّى، وَمَنِ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ، وَإِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ كَمَثَلِ حَطَلَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، مَنِ دَخَلَهُ غَفِرَ لَهُ."

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے "اوسط" میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے گھرانے کی مثال نوح کی کشتی کی سی مثال ہے جو اس پر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس پر سوار نہ ہوا پیچھے رہ گیا ڈوب گیا اور میرے اہل بیت کی مثال تم میں بنی اسرائیل کے حطلہ کی سی ہے جو اس میں داخل ہوئے حطلہ کہیں ہوا داخل ہوا نجات پا گیا۔ (۱)

(۱) المعجم الاوسط ۶/۳۶ (۸۵۶۶) المعجم الصغير ۶/۲۴

﴿ حدیث نمبر ۲۸ ﴾

أَخْرَجَ ابْنُ النَجَّارِ فِي "تَارِيخِهِ" عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "يَكُلُّ شَيْءٍ أَسَاسٌ وَأَسَاسُ الْإِسْلَامِ؛ حُبُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَحُبُّ أَهْلِ بَيْتِهِ."

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن نجار نے تاریخ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شے کی بنیاد ہے اور اسلام کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام اور آپ ﷺ کے گھر والوں کی محبت ہے۔ (۱)

(۱) معنی ہے اس حدیث کی روایت امام ابن النجار کی تساویر کی طرف منسوب کیا نہیں گئی ہے اسے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب کیا اور جو بعض نسخوں میں "أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ" لکھا ہے وہ "أَخْرَجَ ابْنُ النَجَّارِ" سے تحریر ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۲۹ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "كُلُّ بَنِي أُنْتَى فَإِنْ عَضِبْتَهُمْ
لَأَبْنِيَهُمْ ، مَا خَلَا وَنَدَبَ قَاطِمَةَ ، فَأَنْتَى عَضِبْتَهُمْ فَأَنَا أَبُوهُمْ" .

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ
نے ارشاد فرمایا سب نواسوں ، نواسیوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے
ماسوائے قاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے ان کا نسب ہمیں ہوں تو میں ان کا باپ ہوں وہ
میری طرف منسوب ہوں گے۔ (۱)

(۱) المعجم الکبیر ۳/۳۴۳ (۶۱۳۱) اور اسے امام صحیح نے مجمع الزوائد
میں روایت کیا ج ۳ ص ۲۲۳۔

﴿ حدیث نمبر ۳۰ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ قَاطِمَةَ الزُّهْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "كُلُّ بَنِي أُمِّ بَنِي مُنُونٍ
إِلَى عَضِبَتِهِمْ ، إِلَّا قَاطِمَةَ ، فَأَنَا وَلِيَّتُهُمَا وَعَضِبَتُهُمَا" .

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت قاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا سب ماؤں کی اولاد کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے مگر
قاطمہ کی اولاد کا میں ہی ولی ہوں اور ان کا باپ میں ہوں۔ (۱)

(۱) مطبوعہ نسخوں میں دیکھی جاتی ہے جو بیان کیا ہے۔ امام حاتم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے
اسی طرح روایت کیا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے اسی طرح وہ نقلی نسخوں میں ہے لیکن باقی نسخوں میں وہ
دار ہے جو کتاب میں درج کیا گیا یہ بعد در کے مطابق ہے شاید یہ اسناد راہ مصطفیٰ کی طرف سے واقع
ہو اور دار دوسرے نسخوں میں اس کی تصحیح نہ ہوئی ہو اور کتاب سے نشر ہو گئے ہوں۔

﴿ حدیث نمبر ۳۱ ﴾

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "لِكُلِّ بَنِي أُمِّ غَضَبَةٍ يَنْتَمُونَ إِلَيْهِمْ إِلَّا ابْنَتِي فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِيَّتُهُمَا وَغَضِبَتُهُمَا"۔

﴿ترجمہ﴾

امام حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب ماں کی اولاد اپنے باپ دادا کی طرف منسوب ہوتی ہے مگر فاطمہ (الزہراء رضی اللہ عنہا) کی اولاد کا میں ولی: دل اور ان کا میں ہی باپ ہوں (۱)

(۱) مستدرک ج ۳ ص ۷۹ (۳۵۷۰) امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا۔ اور امام زہبی نے اسے صحیح قرار دینے میں تامل کیا۔
(یعنی مجلس کے لحاظ سے جبکہ دوسری حدیثوں کی تائید سے یہ صحیح قرار پاتی ہے۔
وآخر مفتی نظام الدین قادری۔)

﴿ حدیث نمبر ۳۲ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي "الْأَوْسَطِ" عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِبَنَاتِ جَدِّهِ تَزْوِجَ بَنَاتِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "إِلَّا تَهَنُّؤُنِي! سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ "يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ، إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي"۔

﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے عمر بن خطاب سے سنا انہوں نے اس وقت لوگوں کو بتایا جب انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عیادت کی (ام ٹھٹھم) سے نکاح کیا کہ اوگو! کیا تم مجھے مبارک باد نہیں دیتے ہو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا "کہ قیامت کے دن سب، سبب اور نسب ٹوٹ جائیں گے مگر میرا سبب (سراپی اور ولادت رشتہ) اور نسب نہیں ٹوٹے گا" کام آئے گا"۔ (۱)

(۱) المعجم الاوسط ج ۶ ص ۲۹۸ (۵۶۱۰) اور اسے امام بیہقی نے سنن کبریٰ ج ۵ ص ۱۰۷ (۱۳۳۹۳) ج ۵ ص ۸۵ (۱۳۶۶۰) اور طبرانی نے معجم الکبیر ج ۳ ص ۸۵ (۲۶۳۵) اور دولائی نے "الذرية الطاهرة" کے صفحہ ۱۱۰ حدیث نمبر ۲۱۹ اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر ج ۳ ص ۲۳ (۳۳۶۹) اور انہوں نے اس حدیث کو سیدہ مرضی اللہ عنہ کے کلام "اسلم" سے روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۳۳ ﴾

أَخْرَج الطَّبْرَانِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا نَسَبِي وَنَسَبِي".

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر سبب اور نسب قیامت کے دن ٹوٹ جائے گا مگر میرا
سبب اور نسب نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

- (۱) اسے امام شافعی نے مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۷۳ میں اور طبرانی نے معجم کبیر
ج ۲ ص ۲۷۳ (۳۳) میں مسور بن مخرمہ اور اسی طرح ج ۳ ص ۲۵ (۲۶۳۳)
المعجم الاوسط ج ۶ ص ۲۸۱ (۵۶۰۲) اور بھیقی سنن کبریٰ ج ۱ ص ۱۰۲
(۱۳۶۴) ص ۱۸۵ (۱۳۶۶۰) میں روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۳۴ ﴾

أَخْرَج ابْنُ عَسَاكَرٍ فِي "تَارِيخِهِ" عَنْ أَبِي عَمْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "كُلُّ نَسَبٍ
وَصَهْرٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا نَسَبِي وَصَهْرِي".

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نسب اور سرالی رشتہ قیامت کے دن ٹوٹ
جائے گا مگر میرا نسب اور سرالی رشتہ نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

- (۱) اسے امام طبرانی نے معجم الکبیر ج ۳ ص ۲۵ (۲۶۳۳) میں اور امام ترمذی نے
فوائد ج ۲ ص ۲۴۳ (۱۲۰۲) اور بھیقی سنن کبریٰ ج ۱ ص ۱۰۲ (۱۳۶۵)۔
(۱۳۶۶) میں مسور بن مخرمہ سے روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۳۵ ﴾

أخرج الحاكم عن ابن عباس رضي الله عنهما
قال: قال رسول الله ﷺ "الْأَنْجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ
الْأَرْضِ مِنَ الْعَرَقِ، وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ
الْإِخْتِلَافِ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْهَا قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوا،
فَصَارُوا حِزْبَ إِبْلِيسَ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام حاکم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ستارے اہل زمین کے لئے عرق ہونے سے پناہ ہیں اور
میرے گھرانے والے میری امت کے آپس میں اختلاف کرنے سے پناہ ہیں تو جب
عرب کے کسی قبیلہ نے میرے گھرانے والوں سے اختلاف کیا تو میری امت میں
بیٹھ کے لئے اختلاف کا دروازہ کھل جائیگا کہ وہ (حق بات سے اختلاف کرنے
والے) شیطان کا گروہ ہو جائیں گے۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۳۶ ﴾

أخرج الحاكم عن أنس رضي الله عنه قال
رسول الله ﷺ "وَعَدَنِي رَبِّي فِي أَهْلِ بَيْتِي: مَنْ أَقْرَبَ
وَمِنْهُمْ بِالتَّوَجُّدِ، وَلِيَّ بِالْبَلَاغِ أَنَّهُ لَا يُعَذِّبُهُمْ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا میرے رب نے میرے اہل بیت سے وعدہ کیا کہ جس بے ان میں سے توحید کا
اقرار کیا اور میرے حق میں دین کی تبلیغ کا اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۳۷ ﴾

أخرج ابن جرير في "تفسيره" عن ابن عباس رضي الله عنهما في قوله تعالى ﴿وَلَسَوْفَ يَعْطَلِكْ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾ قال: من رضاء محمد أن لا يدخل أحد من أهل بيته النار.

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن جریر نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿وَلَسَوْفَ يَعْطَلِكْ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾

کی تفسیر میں روایت میں آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی مرضی سے ایک یہ بات ہوگی کہ آپ کے گھر اسے والوں میں سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔ (۱)

(۱) جامع البیان ابن جریر ج ۲ ص ۱۲۳ (۳۷۱۵) اور اسے قیاسی مصنف نے "الذکر المثنوی" ج ۶ ص ۱۶۳ اور قرطبی نے جامع احکام القرآن ج ۱۰ ص ۸۴ میں نقل کیا اور امام دمشقی نے ص ۲۳ (۳۴۰۳) میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اللہ سے مانگا کہ وہ میرے گھر والوں میں سے کسی کو بھی دوزخ میں داخل نہ کرے تو اللہ نے مجھے یہ خطا فرمایا۔

﴿ حدیث نمبر ۳۸ ﴾

أخرج البزار، وأبو يعلى، والعملي، والطبرانی، وابن شاهين عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول ﷺ "إن فاطمة أحصنت فوجها، فحرم الله ذريتها على النار".

﴿ ترجمہ ﴾

امام بزار نے اور امام ابو یعلیٰ اور امام عملي اور امام طبرانی ابن شاہین نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ فاطمہ نے اپنی پاک دہائی کی حفاظت کی تو اللہ نے اسکی اولاد پر دوزخ کو حرام ٹھہرا دیا۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے کردار کو برائی سے پاک رکھنے والا مسلمان دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

(۱) کشف الاستار للہیتمی ج ۲ ص ۲۴۵ (۲۱۵۱) المعجم الكبير للطبرانی ج ۳ ص ۴۱ (۲۱۲۵) المطالب العالیہ ابن حجر ج ۳ ص ۳۸ (۳۹۵۹) ابن جریر نے اس کی روایت کر امام ابو یعلیٰ اور بزار کی طرف منسوب کیا اور اسے امام قسطلانی نے فوائد میں روایت کیا ج ۱ ص ۱۵۳ (۳۵۶) ص ۱۵۵ (۳۵۵) اور ابن صلیبی نے مختصر انصاف الخیوة ج ۹ ص ۴۱۷ (۳۴۷۵) اور امام ابوشامہ نے حلیہ ج ۱ ص ۱۱۸ میں روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۳۹ ﴾

أخرج الطبرانی عن ابن عباس رضي الله عنهما
قال: قال رسول الله ﷺ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا " إِنَّ
اللَّهَ غَيْرُ مُعَذِّبٍ وَلَا وَدَّيْ " .
﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بی بی فاطمہ (طیب طاہرہ) رضی اللہ عنہا سے فرمایا ہے شک اللہ تعالیٰ تجھے اور
تیری اولاد کو عذاب نہیں دے گا۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۴۰ ﴾

أخرج الترمذی وحسنه عن جابر رضي الله عنه
قال: قال رسول الله ﷺ " يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَوَكَّلْتُ
فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا - كَتَابَ اللَّهِ وَعِزَّتِي " .
﴿ ترجمہ ﴾

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا اور اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اے لوگو! میں نے تم میں وہ چھوڑا ہے جب تک تم اس کو ضائع نہ ہو گے ہرگز
میںں بھگو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسرا میرا خاندان۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾ موطا امام مالک کی حدیث میں "عِزَّتِي" کی بجائے "مُسْكِنَتِي" ہے
بلاشبہ دونوں باتیں درست ہیں کیونکہ حضور اکرم ﷺ عزت وہی ہے جس نے
قرآن کریم کو اپنے سینے سے لٹکا قرآن کی تعلیمات پر پوری طرح عمل کیا دوسروں کو
اس کی تبلیغ کی اور رسول اکرم ﷺ کی سنت پر سختی سے عمل پیرا، دے اس طرح
حضور اکرم ﷺ کی عزت اور حضور اکرم ﷺ کا لایا ہوا قرآن اور آپ کی سنت
ایک ہی منزل کے نشان ہیں اور وہ منزل قرب و رضائے خداوندی، دنیا و آخرت کی
کامیابی ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۴۱ ﴾

أَخْرَجَ الْخَطِيبُ فِي "تَارِيخِهِ" عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "شَفَاعَتِي لِأُمَّتِي
فَمَنْ أَحَبَّ أَهْلَ بَيْتِي".

﴿ترجمہ﴾

امام خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے اس کے لئے
میری شفاعت ہے جس نے میرے گھرانے والوں سے محبت کی۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۴۲ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُمَا
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَدُنَّ
أُمَّتِي، أَهْلُ بَيْتِي".

﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت میں سب سے پہلے اپنے گھر والوں کی شفاعت کروں گا
(۱)۔

﴿تشریح﴾

حضور اکرم ﷺ کا سب سے پہلے اپنے گھر والوں کی شفاعت کرنا ان کے آپ
ﷺ کے قریب تر ہونے کی وجہ سے ہے چنانچہ یہ اصولی بات ہے کہ "أَلْحَقُّ
بِأَقْرَبٍ فَالْأَقْرَبُ" کہ حق اسی کا پہلے ہے جو زیادہ قریب ہے پھر اسکا جو اس
کے بعد زیادہ قریب ہے اور یہ شفاعت ان کے درجات کی بلندی کے لئے ہوگی۔

﴿ حدیث نمبر ۴۳ ﴾

أَخْرَج الطَّبْرَانِيُّ عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْخُفَّةِ فَقَالَ "أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟" قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ "فَأَنَّى سَأَلْتُكُمْ عَنْ آتِنِي: عَنِ الْقُرْآنِ، وَعَنْ رَبِّي".

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت مطلب بن عبد اللہ بن خطاب رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا میں تمہاری جانوں سے زیادہ محبوب نہیں ہوں؟ سب نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ میں کل قیامت کے دن تم سے دو چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا (کہ تم نے میرے بعد ان سے کیا سلوک کیا) قرآن کے بارے میں اور میرے خاندان کے بارے میں۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

قرآن کے ساتھ کیا سلوک کیا یعنی کیا تم نے اسے سیکھا اور پر عمل کیا۔

(۱) المعجم الكبير ۱۲/۳۲۱ (۱۳۵۵)

﴿ حدیث نمبر ۴۴ ﴾

أَخْرَج الطَّبْرَانِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "لَا تُزُولُ قَدَمَا غَنِيْبٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنْ عُمْرِهِ فِيهَا أَفْنَاءٌ، وَعَنْ جَنْدِهِ فِيهَا أَبْلَاءٌ، وَعَنْ مَالِهِ فِيهَا أَنْفَقَةٌ وَمَنْ آتَيْنَ اكْتَسَبَهُ، وَعَنْ مُحِبِّينَا أَهْلَ الْبَيْتِ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی قیامت کے دن قبر پر اٹھ کر اس وقت تک ادھر ادھر حرکت نہ کر سکے گا جب تک اس سے چار باتوں کا جواب نہ لے لیا جائے گا۔ عمر کے بارے میں کہ کس کام میں گزاری اور جسم کی طاقت کے بارے میں کہ کہاں خرچ کی اور مال کے بارے میں کہ کہاں خرچ کیا اور میرے گھرانے سے محبت کے بارے میں۔ (۱)

(۱) المعجم الكبير ۸۳/۱۱۵۷ (۱۱۵۷) المعجم الاوسط

ج ۱۰ ص ۱۸۵ (۹۳۰۲) اور اس مقام پر نے مجموع الزوائد ج ۱۰ ص ۳۲۹ پر روایت کی کہ حضرت اسی طرح روایت کیا اور اس میں کچھ اضافہ ہے کہ "حضور اکرم ﷺ نے عرض کی تھی کہ ہمارے رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کے گھرانے سے محبت کی نشانی کیا ہے، ہم جس نے اسے طبرانی کی اور یہی طرف منسوب کیا ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۴۵ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِیُّ عَنْ عَلِیِّ رَضِیَ اللہ عَنْہُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہ ﷺ یَقُولُ "أَوَّلُ مَنْ یَرُدُّ عَلَیَّ الْخَوْضَ أَهْلُ بَیْتِیْ"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو خلی کوڑ پر مجھ سے میرے گھرانے والے ملیں گے۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۴۶ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِیُّ عَنْ عَلِیِّ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہ ﷺ "أَدْبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلَی ثَلَاثِ خِصَالٍ : حُبِّ نَبِیِّكُمْ ، وَحُبِّ أَهْلِ بَیْتِیْہِ ، وَعَلِیَّ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ ، فَإِنَّ حَمَلَةَ الْقُرْآنِ فِی ظِلِّ اللہ یَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّہُ ، مَعَ أَنْبِیَائِہِ وَأَصْفِیَائِہِ"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو تین باتیں سکھانا۔ اپنے نبی کی محبت۔ اپنے بیتی کے گھر والوں سے محبت اور قرآن پڑھنا۔ تو بے شک قرآن کے علم والے اس (قیامت کے) دن جس دن اللہ کے ساتھ رحمت کے دو کوئی ساتھ نہ ہوگا اللہ کے رحمت کے ساتھ ہیں، انبیاء اور نیک بندوں (وہابیوں) ساتھ ہو گئے۔ (۱)

﴿ تفسیر ﴾

قرآن والے وہ ہیں جو صحیح العقیدہ ہوں اور قرآن کا علم سیکھا اور آگے دوسروں کا سکھایا اور وہ جنہوں نے اس کام میں مدد کی اور کرتے ہیں۔

(۱) اسے تفسیر منی نے کنز العمال ج ۱۶ ص ۲۵۶ (۳۵۴۹) اور ج ۱۷ ص ۲۵۶ (۳۵۵۰) میں درج کیا۔

اكتشف الخفاء ج ۱ ص ۲۵۶ (۳۵۵۰) میں درج کیا۔

(۱) اسے تفسیر منی نے کنز العمال ج ۱۶ ص ۲۵۶ (۳۵۴۹) میں درج کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۲۷ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِیُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " أَتَبْنِيكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ ، أَشَدُّكُمْ
حُبًّا لِأَهْلِ بَيْتِي وَأَصْحَابِي "۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی بنی کریم ﷺ نے فرمایا
کہ کبھی قیامت (کے دن) اہل صراط پر تم میں سے وہ زیادہ ثابت قدم ہوگا جو میرے گھر
والوں اور میرے صحابہ سے زیادہ محبت کرے گا۔ (۱)

﴿ تفسیر ﴾

" أَتَبْنِيكُمْ " میں اشدت اسم تفصیل ہے اسی طرح " أَشَدُّ " بھی اسم
تفصیل ہے۔ حدیث سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ اہل صراط پر وہی سب سے زیادہ ثابت
ہوگا جو اپنے دل میں حضور اکرم ﷺ کے اہل بیت اور صحابہ کرام کی محبت کو جمع
کرے گا۔ اُن اللہ یہ سعادت اہل سنت کے ہی حصہ میں آئی ہے۔

(۱) اسے امام ابن ہدی نے کماثل میں ج ۳ ص ۳۴۰ پر اور مفتی ہندی نے کنز العمال
ج ۱۲ ص ۹۶ (۳۳۱۵۷) میں نقل کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۲۸ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِیُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " أَرَبُّهُ أَنْ أَلَهُمْ شَفِيعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :
الْمُكْرَمُ لِدُرِّيَّتِي ، وَالْقَاضِي لَهْمُ حَوَائِجِهِمْ ، وَالسَّاعِي
لَهُمْ أَمُورَهُمْ عِنْدَمَا اضْطُرُّوا ، وَالْمُجِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهِ
وَلِسَانِهِ "۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی بنی کریم ﷺ نے
فرمایا میں چار لوگوں کی قیامت کے (دن خاص) شفاعت کروں گا ایک انکی جو میری
اولاد کی تعظیم کرے گا دوسرا اس کی جوانی کی ضرورتیں پوری کرنے کا تیسرا اس کی جو
اسوقت ان کے کام کے لئے بھاگ ڈور کرے گا چہ وہ مجبور ہوں گے اور چوتھا وہ جو
ان (میرے گھر آنے) کی دل اور زبان (دونوں) سے ان سے محبت کرے گا۔ (۱)

(۱) اسے امام بخاری نے ذخائر عقیسی ص ۵۰ پر اور مفتی ہندی نے کنز العمال

ج ۱۲ ص ۱۰۰ (۳۳۱۸۰) اور امام زبیدی نے تحف السادة المتقين ج ۸ ص ۱۲۳ اور مفتی
ہندی نے جواہر العقائد ج ۳ ص ۲۸۴ پر روایت کیا اور کہا اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۱۵)
مفتی نظام ہر قادی عرض کرتا ہے کہ تمام صحیحین، فقہاء اور علماء اس پر اتفاق ہے کہ ضعیف حدیث
افعال میں معتبر اور مقبول ہے

﴿ حدیث نمبر ۴۹ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِیُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِشْنَدْ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ
آذَانِي فِي عَمْرَتِي".

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص پر اللہ کا خُصْ غَضَب ہوگا جو میرے گھرانے
کے بارے میں مجھے تکلیف پہنچائے گا۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

اس حدیث کی رو سے یزید پلید اور اس کے ساتھی عبید اللہ بن زیاد
غیبت و شمر وغیرہ جنہوں نے سیدنا امام حسین رضی اللہ اور ان کے خاندان کے جسم و
چراغ اہل بیت سے تشہید کیا اور ستایا، وہ اللہ کے غضب کے مستحق ٹھہرے۔

(۱) اسے ترمذی نے کنز العمال ج ۱۲ ص ۹۳ (۳۴۱۳۳) میں نقل کیا اور امام تھریانی
نے ذخائر عقیبی ص ۸۳ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ سے نقل کیا۔

(ترجمہ) اس شخص پر اللہ کا خُصْ غَضَب ہوگا جو اس کے رسول کا غضب اور فرشتوں
کا غضب جس نے نبی کا خون بہایا یا اس کے گھر کے بارے میں اسے تکلیف پہنچائی اور طہرانی نے
اسے امام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۵۰ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِیُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْأَكْلَ فَوْقَ
شَبْعِهِ، وَالْغَافِلَ عَنْ طَاعَتِهِ، وَالتَّارِكَ لِسُنَّةِ نَبِيِّهِ، وَالْمُخْفِرَ
ذِمَّتَهُ، وَالْمُنِیْضَ عَمْرَةَ نَبِيِّهِ، وَالْمُؤْذَى جِوَارَهُ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو طلب سے زیادہ محبت بھرتا ہو
کھاتا ہے اور اسکو جو اپنے رب کی فرمانبرداری سے بے پروائی کرتا ہے اور اس کو جو
اپنے نبی ﷺ کی سنت کا تارک ہے اور اس کو جو اپنے نبی ﷺ کے گھرانے
والوں سے بغض رکھتا ہے اور اس کو جو اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ (۱)

(۱) اسے ترمذی نے کنز العمال ج ۱۲ ص ۸۷ (۱۶۳۵) میں نقل کیا اور امام دیلمی
کی طرف منسوب کیا اور اس حدیث سے بعض الفاظ حدیث نمبر ۱۳، ۱۵، ۱۹ اور ۳۹ میں
مذکور ہیں۔

﴿ حدیث نمبر ۵۱ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِیُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَهْلُ بَيْتِي وَالْأَنْصَارُ
كَرْهَى وَعُيَيْبِي، وَصَحَابِي، وَمَوْضِعُ مَسْرَعِي، وَأَمَانَتِي -
فَأَقْبِلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ" -

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا میرے گھرانے والے اور انصار میرا میرا یا اور یہ میرے جسم کے ایک حصے کی
طرح ہیں اور میرے ساتھی اور اہل بیت میرے گھرانے والے اور میرا کنبہ ہیں میری
خوشی کی جگہ میں اور میری امانت میں ان کے نیک کی نیکی کو قبول کرو اور جس سے غلطی
ہو اس سے درگزر کرو (جبکہ غلطی حدودِ لمحہ میں سے نہ ہو۔ قاری)۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

کرش کاف کی زیر اور عیبتی عین کی زیر کے ساتھ کرش خاندان اور عیب
گھرانے والے، یہاں بیت اور صحابہ کی شانِ عظیم ہے

(۱) الخروسی الدیلمی نقاس ۳۰۷ (۱۹۳۵) اور امام ترمذی نے ترمذی کی
نقاس ۱۷۱ پر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "خبردار
سے شک میرے گھرانے والے میرا کنبہ ہیں جس میں چاہا اور آسا پاتا ہوں اور یہ شک میرا میرا یا
میرا انصار ہیں تو ان میں سے جس سے خطا ہو جائے اس سے درگزر کرو اور جو ان میں سے نیکی کرے
اسے قبول کرو اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۵۲ ﴾

أَخْرَجَ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ أَوْلَى رَجُلًا مِنْ
بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَعْرُوفًا فِي الدُّنْيَا، فَلَمْ يَقْبَلِ الْمُطَّلِبِيُّ
عَلَى مَكَافَأَتِهِ، فَأَنَا أَكْفَأُهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" -

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابو نعیم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے عبدالمطلب (میرے دادا) کی اولاد میں سے
کسی پر احسان کیا پھر وہ اس کے احسان کا بدلہ دنیا میں نہ دے سکا تو قیامت کے دن
اس کی طرف سے میں اس کا بدلہ دوں گا۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۵۳ ﴾

أَخْرَجَ الْخَطِيبُ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ صَنَعَ صَنِيعَةً إِلَيَّ أَخَذَ مِنْ خَلْفِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الدُّنْيَا، فَعَلَى مُكَافَأَتِهِ إِلَى الْقَبْرِ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام خطیب بغدادی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں میرے دادا عبدالمطلب کی ادولاد (جو ابجد پر لیان لائے اس) پر احسان کیا وہ جب قیامت کے دن مجھ سے ملے گا تو میں اس کا بدلہ اتاروں گا۔ (۱)

(۱) تاریخ بغداد ج ۵ ص ۱۰۲ اور سے امام طبرانی نے معجم الوسيط ج ۲ ص ۲۸۹ (۱۴۹۹) میں اسے روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۵۴ ﴾

أَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ صَنَعَ إِلَيَّ أَخَذَ مِنْ أَهْلِ نَيْبِي يَذَا، مُكَافَأَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میرے اہل بیت (آزادان مطہرات اور اولاد شریفہ) میں سے کسی پر کوئی احسان کیا اس کے احسان کا بدلہ قیامت کے دن میں اتاروں گا۔ (۱)

(۱) اسے امام علی بن حنبل نے کنز العمال ج ۴ ص ۹۵ (۲۳۱۲) میں نقل کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۵۵ ﴾

أخرج البارودي عن أبي سعيد رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "إِنِّي قَارِكٌ فَيُكْمُ مَا إِن تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضَلُّوا: كِتَابُ اللَّهِ سَبَبُ طَرَفِهِ بِيَدِ اللَّهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ، وَعِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَأَنْتَهُمَا لَنْ يَنْفَرَقَا، حَتَّى يَرُدَّا عَلَيَّ الْخَوْضَ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام بارودی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں تم جب تک ان سے وابستہ رہو گے انہیں قسامت ہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک اللہ کی کتاب (قرآن مجید) یہ اللہ کی ایک رسی ہے جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں اور دوسری چیز میری عزت میرے گھرانے والے (ازواج و مطہرات و حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما) اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ خوش کوثر پر مجھ سے آئیں گے۔ (۱)

(۱) اسلام آباد ابی عامر نے "کتاب السنة" ج ۳ ص ۶۳ (۱۵۵۳) اور انہی نے المعروفہ والتاریخ ج ۱ ص ۵۲۷ اور المجلد ج ۱ ص ۳۳۳ (۳۳۳) اور المعجم الاوسط ج ۳ ص ۲۶۳ (۲۶۳) اور ج ۳ ص ۳۳۸ (۳۳۸) اور المجلد ج ۱ ص ۳۳۸ (۳۳۸) میں روایت کیا اور اسی طرح کی ایک حدیث زید بن ارقم کا روایت ہے حدیث نمبر: ۱۰۰۰۰ سے گزری ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۵۶ ﴾

أخرج أحمد، والطبرانی، عن زيد بن ثابت رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "إِنِّي قَارِكٌ فَيُكْمُ خَلِيفَتَيْنِ: كِتَابُ اللَّهِ، خَلِلٌ مَفْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَعِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَأَنْتَهُمَا لَنْ يَنْفَرَقَا، حَتَّى يَرُدَّا عَلَيَّ الْخَوْضَ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام احمد، اور امام طبرانی نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم میں اپنے بعد دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک اللہ کی کتاب، اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان لگی ہوئی ہے (جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے دوسرا تمہاری طرف ہے جس نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا اس پر عمل کیا وہ اللہ تک پہنچ گیا۔ عام سرور کا دوری) اور دوسری میری عزت اہل بیت اور یہ تنگ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ خوش کوثر پر مجھ سے آئیں گے۔ (۱)

(۱) مسند ج ۶ ص ۲۳۲ (۲۰۲۸) اور ج ۳ ص ۲۳۵ (۲۱۵۳) المعجم الكبير ج ۵ ص ۱۵۲ (۲۹۲۳)

حدیث نمبر ۵۷

أخرج الترمذی، والحاکم، والبیہقی فی "شعب الایمان" عن عائشة رضی اللہ عنہا مرفوعاً: "سَبَّتُ لِنَعْمِ اللَّهِ وَكُلِّ نَبِيٍّ مُجَابٍ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللَّهِ، وَالْمُسْلِطُ بِالْجَبَرُوتِ، فَيَعْرِ بِذَلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللَّهُ، وَيُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللَّهُ، وَالْمُسْتَجِلُّ مِنْ عِزِّي، وَالْمُتَّارُ لِسُنِّي".

(ترجمہ)

امام ترمذی، اور امام حاکم، اور امام بیہقی نے "شعب الایمان" میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھ لوگ ہیں جن پر اللہ نے اور ہر نبی نے لعنت فرمائی جس کی دعا قبول (ہوئی) ہے ایک وہ جو اللہ کی کتاب میں کچھ بڑا حادے اور دوسرا اللہ کی تقدیر کو بھٹلانے والا اور تیسرا جو میری امت پر زبردستی حکمران بن جائے اور اس حکومت کی طاقت کے بل بوتے پر انہیں عزت و عہدے دے جنہیں اللہ نے (انکی) تافرنائی کی ہے سے اپنے ہاں) ذلیل قرار دیا اور انہیں ذلیل کرے" عزت اور عہدے سے محروم رکھے (جن کو اللہ نے (اپنے) ہاں عزت والا قرار دیا۔ چوتھا وہ جو اللہ کے حرم کی بے ادبی کرے اور پانچواں وہ جو میرے اہل بیت کی بے ادبی کرے ان کے ساتھ وہ کام کرے جو ان کے حق میں اللہ نے حرام ٹھہرایا۔ اور چھٹا میری سنت کا تارک۔ (۱)

(۱) ترمذی ج ۳ ص ۳۹۷ (۲۵۵۳) المستدرک ج ۱ ص ۹۱ (۱۰۲) اور ج ۳ ص ۵۷۱ (۳۹۴) اور ج ۳ ص ۱۰۱ (۷۰۱)۔

حدیث نمبر ۵۸

أخرج الديلمی فی "الأفراد" والخطیب فی "المتفق" عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: "سَبَّتُ لِنَعْمِ اللَّهِ وَكُلِّ نَبِيٍّ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللَّهِ، وَالزَّاعِبُ عَنْ سُنِّي إِلَى بَذْعٍ، وَالْمُسْتَجِلُّ مِنْ عِزِّي مَا حَرَّمَ اللَّهُ، وَالْمُسْلِطُ عَلَى أَمْنِي بِالْجَبَرُوتِ، لِيُزِيلَنَّ اللَّهُ بِذَلِكَ مَنْ أَعَزَّ اللَّهُ، وَالْمُزَيِّدُ أَعْرَابِيًا يَبْغِ هَجْرَتَهُ".

(ترجمہ)

امام دیلمی نے افراد میں اور خطیب بغدادی نے متفق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ ہیں جن پر اللہ نے اور ہر نبی نے لعنت فرمائی جس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ ایک جو اللہ کی کتاب میں کچھ بڑا حادے۔ دوسرا اللہ کی تقدیر کو بھٹلانے والا۔ تیسرا میری سنت کو چھوڑنے والا اور بدعت کو اختیار کرنے والا۔ چوتھا میری امت (خاندان) کے ساتھ دیر تا دیر کرنے والا۔ پانچواں میری امت پر اس لئے قوت کے ساتھ غالب آکر ظہرانی کرنے والا کہ وہ اسے عزت دے جسے اللہ نے ذلیل ٹھہرایا اور اسے ذلیل کرے جسے اللہ نے عزت دی اور چھٹا وہ جو ہجرت کے بعد مرد ہو کر اسلام سے پھر جائے والا۔ (۱)

(۱) سے امام دیلمی نے الفردوس میں روایت کیا ج ۲ ص ۳۲۲ (۳۹۹۸) اس میں چھ کی بجائے سات الفاظ ہیں بعد حدیث کے کلمات الفاظ میں اختلاف ہے اور احکام کے مستندوں نے ج ۲ ص ۵۷۱ (۳۹۵۳) اور ج ۱ ص ۱۰۱ (۷۰۱) میں معجم الکبیر ج ۱ ص ۹۱ (۹۹) میں اس کی روایت جس میں سات کا ذکر ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۵۹ ﴾

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ فِي "تَارِيخِهِ" وَالدِّيلَمِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "كَلَامٌ مَنْ حَفِظَهُنَّ: حَفِظَ اللَّهُ لَهُ دِينَهُ وَدُنْيَاهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ: لَمْ يَحْفَظْ اللَّهُ لَهُ شَيْئًا: خَزْمَةُ الْإِسْلَامِ، وَخَزْمَتِي، وَخَزْمَةُ رَحْمَتِي".

﴿ ترجمہ ﴾

امام حاکم نے تاریخ میں اور امام دیلمی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تین چیزوں کی حفاظت کی اللہ اسکے دین اور دنیا کی حفاظت کریگا۔ اور جس نے تین چیزوں کی حفاظت نہ کی ان کو ضائع کر دے یا اللہ انکی کسی چیز کی حفاظت نہیں فرمائے گا۔ ایک اسلام (کے احکام) کی (علائقہ خلاف ورزی کر کے) بے رحمی کرنے والا اور میرے (مسلمان) ارشد و اولوں کی بے رحمی کرنے والا۔ (۱)

(۱) استاذہم بطرانی نے المعجم الکبیر ج ۳ ص ۱۲۶ (۲۸۸۱) اور المعجم الاوسط ج ۱ ص ۱۶۲ (۲۰۵) میں روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۶۰ ﴾

أَخْرَجَ الدِّيلَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "خَيْرُ النَّاسِ الْغَرَبُ، وَخَيْرُ الْغَرَبِ قُرَيْشٌ، وَخَيْرُ قُرَيْشٍ بَنُو هَاشِمٍ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سارے لوگوں میں بہتر عرب ہیں، اور عرب میں بہتر قریش ہیں، اور قریش میں بہتر (نیر خاندان) بنی حاشم ہے (ابو ہاشم کے خاندان کا احترام خاص طور پر ضروری ہے)۔ (۱)

(۱) الفردوس ص ۷۸ (۲۸۹۲)

خدمت خلق فی سبیل اللہ

مسیر قرآن پر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری شیخ الحدیث جامعہ رضویہ
کے روحانی فیوضات سے فائدہ اٹھائیں

- بے اولاد جوڑے کو اولاد مل سکتی ہے (انشاء اللہ)
- جن کی لڑکیاں ہوں لڑکا نہ ہو لڑکا ہو گا نام بھی پہلے بتا دیا جائے گا۔
- ناجائز مقدمہ میں بے قصور قیدی کی رہائی
- شرقاء کے بچوں اور بچوں کے رشتے
- لا علاج بیماریاں
- کاروباری پریشانیاں
- جان و مال و عزت و اکبر کی حفاظت
- جن بھوت، جاو و نظر بد و حسد وغیرہ
- و دیگر ہر پریشانی و مشکل کار روحانی حل

حافظ احسان احمد قاضی (رابطہ) جامعہ رضویہ (زست اہل رتہ)
مہنگی ایڈیٹر ماہنامہ البر لاہور۔ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 44

الحمد للہ کتاب مکمل ہوئی۔

و دعا گو خادم و غلام اہل بیت و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

بانی و تہم جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مورخہ ۲۰۰۱-۹۔ بروز بدھ بر مکان شوکت علی قادری

جہاں سرگ جنو بی افریقہ بوقت دس بجے اور پاکستانی ٹائم ایک بجے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا

محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین :

www.jamiazizviatrust.org

Email: ubpublisher@jamiazizviatrust.org

جہاد اور قتال میں کیا فرق ہے؟

جہاد کیا ہے؟

جہاد کب فرض ہوتا ہے؟

جہاد اسلامی کیا ہے؟

جہاد کیونکر فرض کیا گیا؟

کیا جہاد قیامت تک کے لئے جاری رہے گا؟

کیا بچے غیر مسلموں کو مارنا جہاد ہے؟

کیا امریکہ، برطانیہ، کینیڈا اور غیر مسلم ممالک دارالحرب ہیں؟

اور ان میں بسنے والے مسلمان دارالحرب میں رہتے ہیں؟

جہاد کے بہت سے مسائل جاننے کے لئے محقق العصر بہتر طریقہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری مدظلہ العالی کی تصنیف ”جہاد اسلامی“ کا مطالعہ ضرور کریں جس میں قرآن و سنت و ائمہ اربعہ کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کن وجوہات میں جہاد امت پر فرض ہوتا ہے اور جہاد کھم دینا کس کی ذمہ داری ہے؟ اور جہاد کی حقیقت کیا ہے؟

عمدة البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

جامعہ رضویہ (گرسٹ ہسٹریل کرشل مارکیٹ اول ڈائن لاہور)

Ph: 042-8428922-Mob: 0300-4826678-0300-7991693

شہید غصہ کی حالت میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟

کیا غصہ کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے؟

کیا طلاق غصہ میں ہی دی جاتی ہے؟

کیا طلاق کے لئے غصہ کا ہونا ضروری ہے؟

کیا طلاق کے بعد کوئی صلح کی گنجائش نکلتی ہے؟

کیا حج شہر کی جگہ طلاق دے سکتا ہے؟

کیا شدید غصہ کی طلاق کے بعد علاء ضروری ہے؟

کیا طلاق اللہ کے ہاں پسندیدہ فعل ہے؟

کیا طلاق دینا بہت بری بات ہے؟

کیا طلاق دینے سے خاندان آباد ہو سکتے ہیں؟

ان کے علاوہ طلاق کے بہت سے مسائل جاننے کے لئے شیخ الشیخ والدہ ریٹ جیٹر طریقہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری مدظلہ العالی کی تصنیف ”شدید غصہ کی طلاق“ کا مطالعہ ضرور کریں جس میں قرآن و سنت و ائمہ اربعہ کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کن وجوہات میں طلاق واقع ہو سکتی ہے اور کن میں نہیں؟

عمدة البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

جامعہ رضویہ (گرسٹ ہسٹریل کرشل مارکیٹ اول ڈائن لاہور)

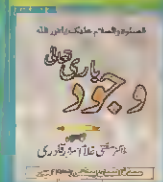
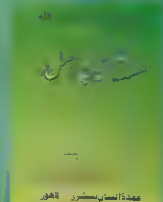
Ph: 042-8428922-Mob: 0300-4826678-0300-7991693

تسلیف پر طریقت حضرت قبلہ ذاکر مفتی غلام سرور کا دینی ہائی وسم چاند سوچ (کوسٹ) کا دور
کی انجمن میں موصوبات پر تسلیف کا سلسلہ فرما کر احباب کو تسلیف کر رہی۔

- | | | | |
|------|----------------------------|------|-------------------------------|
| (1) | اور وہ تمام مہینے کی تسلیف | (28) | شہادت سکین میں توفیق |
| (2) | تمام مہینہ | (29) | وہ مہینے کہ آپ ہائی وسم |
| (3) | طائفہ اسلام اور طریقت | (30) | شرح اللہ علی اللہ صبیحہ |
| (4) | تعلیم اور سرور و کرم | (31) | پھر ان کے |
| (5) | سکین میں تسلیف | (32) | بیت کی بات ضرورت |
| (6) | مہینے کی تسلیف | (33) | مطالعہ طریقت اور کرامات الہیہ |
| (7) | پہلے مہینے کی تسلیف | (34) | الہیہ میں تمام |
| (8) | تسلیف میں تسلیف کی تسلیف | (35) | تسلیف میں تسلیف |
| (9) | مطالعہ طریقت کی تسلیف | (36) | تسلیف میں تسلیف |
| (10) | مطالعہ طریقت کی تسلیف | (37) | تسلیف میں تسلیف |
| (11) | تسلیف | (38) | تسلیف میں تسلیف |
| (12) | مطالعہ طریقت کی تسلیف | (39) | تسلیف میں تسلیف |
| (13) | مطالعہ طریقت کی تسلیف | (40) | تسلیف میں تسلیف |
| (14) | مطالعہ طریقت کی تسلیف | (41) | تسلیف میں تسلیف |
| (15) | مطالعہ طریقت کی تسلیف | (42) | تسلیف میں تسلیف |
| (16) | قرآن کی تسلیف | (43) | تسلیف میں تسلیف |
| (17) | مطالعہ طریقت کی تسلیف | (44) | تسلیف میں تسلیف |
| (18) | تسلیف میں تسلیف | (45) | تسلیف میں تسلیف |
| (19) | مطالعہ طریقت کی تسلیف | (46) | تسلیف میں تسلیف |
| (20) | مطالعہ طریقت کی تسلیف | (47) | تسلیف میں تسلیف |
| (21) | تسلیف میں تسلیف | (48) | تسلیف میں تسلیف |
| (22) | تسلیف میں تسلیف | (49) | تسلیف میں تسلیف |
| (23) | تسلیف میں تسلیف | (50) | تسلیف میں تسلیف |
| (24) | تسلیف میں تسلیف | (51) | تسلیف میں تسلیف |
| (25) | تسلیف میں تسلیف | (52) | تسلیف میں تسلیف |
| (26) | تسلیف میں تسلیف | (53) | تسلیف میں تسلیف |
| (27) | تسلیف میں تسلیف | (54) | تسلیف میں تسلیف |

تسلیف میں تسلیف

شیخ القرآن ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری کی دیگر تصانیف



© 2007 by Maktabah Ahl Sunn Publishers